سدا مسکرائیں میری مائیں بہنیں

اثر جونپوری

ہفت روزہ خواتین کا اسلام
میں شائع نظموں کا مجموعہ

CS CamScanner

الحجاز کراچی

0314 2139797

CamScanner

سدا مسکرائیں میری مائیں بہنیں

شاعرِ اسلام

حضرت مولانا شاہین اقبال اثر جونپوری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسلام پبلی کشنز

CamScanner

انتساب

امِّ امتِ مسلمہ

عفیفۂ کائنات حضرت امی عائشہ صدیقہ رضؓ

کے نام

زہد کا معیار امی عائشہ رضؓ
مونسِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم امی عائشہ رضؓ
ہیں حُمیرہ طاہرہ و طیبہ
صاحبِ کردار امی عائشہ رضؓ

فہرست

اثر جونپوری کی خواتین کے لیے اصلاحی شاعری	۱۲
رائے عالی	۱۶
پیش لفظ	۱۷
مشکل کشا	۱۹
رشکِ گل اساس گل	۲۱
دعاؤں کو مری منظور فرما	۲۳
کرو مدحت تاجدارِ مدینہ	۲۵
ماہِ عرب	۲۷
منظوم نصیحت	
سدا مسکرائیں مری مائیں بہنیں	۳۱
فضائلِ ناقص العقل	۳۳
خوئے درگزر	۳۵
انجامِ عریانی	۳۶
سبق	۳۷
فرمائش نہ کرنا	۳۸

حقیقت اپنی پہچانو	۴۰
حیا کا جنازہ	۴۱
گمانِ نیک رکھو	۴۲
رابعہ زمانہ	۴۴
میری مان لو	۴۵
برائے سجن اب سجانا پڑے گا	۴۶
شوہر کو کبھی نام سے ہرگز نہ پکارو	۴۸
صاحبِ کردار امّی عائشہؓ	۴۹
فریبِ خواب	۵۱
وفا کے بغیر	۵۲
اصلاحِ عقائد	۵۳
اسیرِ دامِ الفت	۵۶
فکرِ اصلاحِ نقائص	۵۷
ذرا خود کو چھپا لے	۵۹
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں	۶۱
جذبہ حسنِ عمل	۶۳
میری بیٹی حجاب کر کے چل	۶۴

کوششِ اصلاح		٦٦
گلستاں گلاب کے بغیر		٦٧
امّی عائشہ کی بیٹیاں		٦٩
لعنت جہیز کی		٧١
دل میں جگہ ہونی چاہیے		٧٣
رشکِ حور		٧٥
اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار		٧٧
منظوم مفہومِ حدیث مبارکہ		٧٩
منظوم وصیت نامہ		٨٠
قابلِ تحسین		٨٢
ذرا احتیاط سے		٨٣
فرق		٨٤
درسِ حسنِ خُلق		٨٥
پہلا مدرسہ		٨٦
علم سیکھیں جو طالبہ بن کر		٨٧
دوہرا معیار		٨٩
فیشن پرستی		٩١

ہماری مادرِ علمی	۹۲
آ گہی	۹۴
عفت کی ضمانت	۹۶
تو اپنی محبت خدا بخش دے	۹۸
''شرمین'' کی بے شرمی	۱۰۰
جذبات کا اظہار	۱۰۱
حجاب کرنے پر	۱۰۳
قرض کا دیا	۱۰۵
صنفِ نازک	۱۰۷
خواتین کا دن	۱۰۹
خوفِ خدا	۱۱۱
غیروں کے طریقوں کو مٹاؤ	۱۱۲
بہانہ عجیب ہے	۱۱۳
خوگرِ سنگِ ملامت	۱۱۶
پیامِ حق	۱۱۸
اب نہ لاؤ بے حیائی کا خیال	۱۱۹
ماہِ صفر کے موقع پر	۱۲۰

آدابِ معاشرت	۱۲۱
عورت کے مختلف روپ	۱۲۲
ذکر و عبادت کا نور	۱۲۴
شک نہ کرنا	۱۲۵
حسد کی مضرتیں	۱۲۶
پھول کی مانند	۱۲۸
آج کا کام کل پہ ٹالومت	۱۲۹
گناہوں کا بوجھ	۱۳۰
تقویٰ کا فالودہ	۱۳۲
بیوٹی پارلر جانے سے بچنا	۱۳۴
عبرت کی نشانی	۱۳۵
ازالہ	۱۳۷
حفاظت زبان کی	۱۳۸
مستور رہنا چاہیے	۱۴۰
ذکرِ خدا کریں	۱۴۲
والد کے جذبات بوقتِ رخصتِ بنات	۱۴۴
بہارِ رحمتِ پروردگار	۱۴۶

CamScanner

گھر گھرستی کا فن	۱۴۸
مکافاتِ عمل	۱۵۰
قربِ خدا مقصود ہے	۱۵۱
اصلاحِ حالِ قلب	۱۵۳
امانت میں خیانت	۱۵۵
میڈیا نے سکھائی عیاری	۱۵۷
شہزادے کی شہزادی	۱۵۹
زبان کے نشتر	۱۶۰
گلِ نوخیز	۱۶۱
باغِ دین کی تزئین	۱۶۲
ہمارا عزم	۱۶۴
سریع الاثر دعا	۱۶۶
خواہشِ نفس پامال کرنا	۱۶۷
فہم وفراست	۱۶۸
پیکرِ اخلاق	۱۷۰
زندگی آسان	۱۷۱
سنت پہ چلنا	۱۷۳

شہادت سعادت ہے	۱۷۵
فکر کی قندیل	۱۷۶
شیر و شکر	۱۷۷
وجہِ عار	۱۷۹
''مجموعہ ہائے محاسن''	۱۸۱
اگر توبہ کرو	۱۸۳
روشن دیا	۱۸۴
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!	۱۸۵
آتشِ غم کا دھواں	۱۸۹
اللہ کو پکارو	۱۹۱
زیب وزینت	۱۹۲
غصہ مت کرنا	۱۹۴
حق بات کہنا	۱۹۶
کیے جاؤ چراغاں	۱۹۸
متاعِ زیست	۲۰۰
دین کا سامان نہیں	۲۰۲
اللہ کا کرم	۲۰۴

CamScanner

اثرجونپوری کا مکتوب	۲۰۵
جذبہ خدمت	۲۰۶
ستاری کی چادر	۲۰۸
عمل کی بات	۲۱۰
حقیقتوں کا انکشاف	۲۱۱
باب العافیہ	
ڈاکٹر عافیہ کی فریاد	۲۱۲
مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا	۲۱۴
ڈاکٹر عافیہ کی فریاد	۲۱۵
دیر ہے اندھیر کب ہے	۲۱۶
مری صدا	۲۱۸
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں	۲۲۰
فریادِ عافیہ	۲۲۲
المناس	۲۲۴
باب المزاح	
عیب نمبر ون	۲۲۷
میک اپ	۲۲۸

تمہاری آنکھیں	۲۲۹
پائے کے پائے	۲۳۱
مرچ بریانی	۲۳۲
بہاری کباب	۲۳۴
اکبر الہ آبادی مرحوم کے شعر پر تضمین	۲۳۶
بابِ ماہِ صیام	
ایثار کا جذبہ	۲۴۰
آخری عشرہ	۲۴۲
اعتکاف	۲۴۳
روزے کے اصول	۲۴۴
ماہِ صیام	۲۴۵
خُلقِ احسن	۲۴۶
قدرِ شبِ قدر	۲۴۷
اللہ تعالیٰ ہے نگہبان	۲۴۸
شکر کرنا چاہیے	۲۵۰
عید کے موضوع پر متفرق اشعار	۲۵۱

CamScanner

اثر جونپوری کی خواتین کے لیے اصلاحی شاعری

(از مورخِ اسلام، مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب حفظہ اللہ)

اثر جونپوری کا وہ مجموعہ کلام میرے سامنے ہے جو خواتین کی اصلاحی شاعری کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے۔ اردو لٹریچر میں یہ ایک نئی اساس، نیا قدم اور نئے کوچے کی دریافت ہے۔ اس سے قبل اس کی کوئی نظیر میری نگاہ سے نہیں گزری۔ یہ ایک المیہ ہے کہ خواتین کو ہمارے معاشرے میں دوسرے درجے کی مخلوق تصور کیا جاتا ہے۔ ایک طرف ٹھیٹ قدامت پسند طبقہ ہے جو کسی معاملے میں خواتین کو کوئی حصہ دینے کا روادار نہیں۔ وراثت میں ان کا کوئی حق سمجھتا ہے نہ گھریلو معاملات اور رشتے ناطے میں ان کی رائے سننے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ایسے گھروں میں ان کی حیثیت پیر کی جوتی سے بھی کم ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اسے اسلامی معاشرت سمجھتے ہیں جبکہ یہ طرزِ عمل اسوہ حسنہ کے بالکل خلاف ہے۔

دوسری طرف ایک طبقے نے عورت کو آزادی کے خوش نما عنوان سے اس طرح بے وقوف بنا رکھا ہے کہ اسے ہر جگہ شوپیس کا مقام دیا ہے، اس کی نزاکت کو صنفِ بازار بنا دیا ہے، اس کی شرم وحیا کو بے حیائی اور بے راہ روی سے آلودہ کر دیا ہے۔ اس انمول موتی کی ساکھ کو گرا کر فقط جسمانی تسکین کی حد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک دوسری انتہاء ہے جو خالص مغرب کی درآمدہ ہے اور جس کا شدید ترین خمیازہ مغرب اب بھگت رہا ہے۔

عورت کو اسلام جس مقام پر دیکھنا چاہتا ہے، وہ ان دونوں انتہاؤں سے الگ ہے۔ اس مقام کا رول ماڈل امہات المؤمنین، بناتِ طاہرات اور صحابیات کی زندگیاں ہیں۔ وہ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے نہایت قابلِ احترام ہے۔ وہ عالمہ، مجاہدہ،

طبیبہ، معلمہ اور محدثہ بن سکتی ہے۔ اس کا کام قوم کی تربیت ہے جو نہایت متہم بالشان ذمہ داری ہے۔

علماء ومشائخ عورت کو اس کا یہ مقام یاد دلانے کی کوششیں ایک مدت سے کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں جن دو ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بالخصوص بہت نمایاں کام لیا ہے، ان میں ایک حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی قدس سرہ اور دوسرے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر نور اللہ مرقدہ ہیں۔

جناب اثر جونپوری، ثانی الذکر کے خلیفہ مجاز اور تربیت یافتہ ہیں اور اپنے شیخ کی طرح اس نظریے کے حامل ہیں کہ عورتوں کی رہنمائی اور اصلاح کر کے قوم کو بدلا جا سکتا ہے۔ اثر جونپوری نے اس سلسلے میں بے شمار اصلاحی نظمیں لکھیں جن کا انتخاب آپ کے سامنے اس مجموعے میں پیشِ خدمت ہے۔

عورتوں کی اخلاقی، نفسیاتی، روحانی اور معاشرتی اصلاح کے ہر اہم موضوع کو سامنے رکھا گیا ہے۔ دکھوں کی ماری عورت کو صبر اور حوصلے کی تعلیم دیتے ہوئے کہا گیا ہے ؎

ستم سہہ کر اٹھا کر غم بھی اکثر مسکراؤ تم
کبھی ہرگز جبینوں پر شکایت مت سجاؤ تم

اور یہ بھی کیا خوب فرمایا:

پی جاؤ جو اس گھونٹ کو ہو جاؤ خردمند
غصہ کو دبا جاؤ ذرا نفس کو مارو

بڑھ جائے گی گر بات تو ہو جائے گا نقصاں
تم ساس کے غصے کو نہ شوہر پہ اتارو

CamScanner

اللہ کی امداد سے ہے جیت تمہاری
حالات کے میدان میں ہمت نہیں ہارو

عورتوں کو مادیت کی جگہ روحانیت میں ترقی اور مادر پدر آزادی کی جگہ گھریلو اسلامی زندگی اپنانے کا درس دیتے ہوئے وہ فرماتے ہیں۔

جو روحانیت میں کرو گی ترقی
تو پھر رابعہؑ زمانہ بنو گی
گلِ عفت و دین محفوظ ہو گا
اگر بلبلِ آشیانہ بنو گی

جنابِ اثر نے غیر اسلامی رسوم کی تردید بھی بہت عمدہ انداز میں کی ہے۔مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں۔

آئے دن دیگیں چڑھاتا ہے کوئی
قبر پر میلا لگاتا ہے کوئی
پھول کی چادر چڑھاتا ہے کوئی
قبر کے چکر لگاتا ہے کوئی
شرک کی خندق میں امت گر گئی
اپنے مقصد ہی سے گویا پھر گئی

جناب اثر کے کلام میں ہمہ جہتی شاعرانہ خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جن پر مجھ ناقص کا اظہارِ خیال کرنا اپنی حد سے باہر قدم رکھنا ہے۔

مگر ہر شخص محسوس کر سکتا ہے کہ ان کی شاعری لفاظی نہیں، دردِ دل کی ترجمان ہے، اسی لیے براہِ راست دل پر اثر کرتی ہے۔عورتوں کی طبع نازک اور لطیف ہوتی ہے، اس لیے وہ شاعری کا اثر بہت جلد قبول کرتی ہیں۔اس کے پیغام کو فوری طور پر بڑی گہرائی کے ساتھ محسوس کرتی ہیں۔ایک دو شعر ان کے لیے ایک تقریر سے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ جناب اثر کی شاعری کا یہ مجموعہ بھی دیگر مجموعوں کی طرح نہایت مفید ثابت ہوگا۔یہ ہر گھر کی ضرورت ہے۔بچیوں کے لیے بہترین ہدیہ ہے۔اس میں بیک وقت اصلاحِ نفس بھی ہے اور زبان و بیان کی اصلاح بھی۔اس سے دینی فائدہ بھی ہوگا اور دنیوی بھی۔بچیوں میں شعری ذوق بھی پیدا ہوگا اور دینی شعور بھی۔دعا ہے کہ اللہ جناب اثر جونپوری کو مزید ہمت، عافیت اور صحت کے ساتھ اپنے دین مبین کی مخلصانہ خدمت میں لگائے رکھے اور ان کے فیض کو مزید عام اور تام فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

از محمد اسماعیل ریحان

۱۴ شعبان ۱۴۳۸ھ

حسن ابدال

رائے عالی

(شاعر معرفت، حضرت خالد اقبال تائبؔ صاحب حفظہ اللہ)

سچا شاعر سچے جذبوں کو ایسی زبان دیتا ہے جو ہر حال میں ناطق معلوم ہوتی ہے۔ اس کی تحریریں بولتی ہیں...... غزلیں گفتگو کرتی ہیں اور...... دیوان کلام کرتا ہے۔ میں جس شاعر کے کلام کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں اس کی شاعری اب کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جیسا کہ فراز نے کہا تھا۔

میں اس کا نام نہ لوں تب بھی لوگ پہچانیں
خود آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

اثرؔ ''کلام کرتا ہوا، راستہ بناتا ہوا'' لوگوں کے دلوں میں گھر کرتا جا رہا ہے۔ اس کی نصیحتیں ہر طبقے کے لیے نافع اور ہر عمر کے مرد و زن کے لیے لائقِ اتباع ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہء کلام ''سدا مسکرائیں مری مائیں، بہنیں'' ایسی گراں قدر ہدایات سے پُر ہے جنہیں ہم جیسے متشاعر صرف رشک کرتے ہوئے پڑھ سکتے ہیں اس پر رائے نہیں دے سکتے۔ مطالعہ کے بعد قارئین خود تبصرہ فرمائیں گے کہ کس قدر ضروری اور اہم باتیں وہ باتوں باتوں میں کہہ گیا ہے۔

اثرؔ زود گو ہے، شاعری اس کا اوڑھنا بچھونا ہے مگر۔۔۔ کیا مجال کہ محاسن شعری متاثر ہوں۔ کسی بھی مضمون کو اشعار کے نئے نئے سانچوں میں ڈھال کر اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائیں...... مزید ترقیات سے نوازیں۔

تائب

یکم شعبان ۱۴۳۸ھ

پیش لفظ

(شاہین اقبال اثر جونپوری)

ہمارے شیخِ اول رومیِ ثانی تبریزِ دوراں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ نے آغازِ شاعری ہی میں بندے سے فرمایا تھا کہ مستورات کو پردہ اور حیا کی ترغیب کے لیے بھی اشعار کہو۔ حکمِ مرشد کی تعمیل کے لیے بندے نے کچھ نظمیں لکھیں جو حضرتِ اقدس نے بے حد پسند فرمائیں۔ اس کے بعد بندہ ''روزنامہ اسلام'' کا مشکور نہ ہو تو یہ ناسپاسی ہوگی کیوں کہ اسی معیاری اخبار نے جب ہفت روزہ ''خواتین کا اسلام'' کی اشاعت کا آغاز کیا تو بندے سے دیگر اصناف کے ساتھ اس صنفِ نازک پر بھی کلام کی فرمائش ہوئی اور یوں الحمدللہ مستورات کے موضوع پر بھی کلام موزوں ہونے لگا اور اسے توقع سے زیادہ سراہا گیا، چناں چہ حوصلہ مزید بڑھ گیا۔ اس بات کا بندے کو خود بھی اندازہ نہ تھا کہ صرف اصلاحِ مستورات کے موضوع میں اس قدر تنوع ہو سکتا ہے مگر جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو بفضلِ خدا تا حال جاری و ساری ہے۔

بحمدللہ جس مبدۂ فیاض نے رومیؔ سعدیؔ حافظؔ اقبالؔ اور مجذوبؔ (رحم اللہ تعالیٰ اجمعین) وغیرہا جیسے اکابرِ سخن کو بحرِ زخار سے نوازا اسی ذاتِ جواد و کریم کی مہربانی اور رحمت کی فراوانی سے بندۂ ناکارہ بھی بہرہ ور ہو تو کیا عجیب بات ہے بقولِ شاعر ع

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

اب یہ تو اہلِ فن اور اہلِ نقد و نظر ہی بتائیں گے کہ بندہ اس نازک موضوع سے کس حد تک

انصاف کر سکا ہے۔

اب الحمدللہ یہ کتاب اشاعت کے لیے جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کا جو مقصد ہے یعنی اصلاح کا کام اس مجموعۂ کلام سے لے لے اور بندے اور اس کے معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

اثر جونپوری

۱۰ شوال ۱۴۳۸ھ

مشکل کشا

عقل کرتی ہے دریافت کیا ہے خدا
عشق کہتا ہے دل میں چھپا ہے خدا

بے وفا اور ہرجائی سارا جہاں
باوفا ہے خدا باوفا ہے خدا

یاس کو پاس آنے نہ دینا کبھی
آس رکھنا سدا آسرا ہے خدا

جو مصیبت کو ٹالے نہیں کوئی اور
صرف اور صرف مشکل کشا ہے خدا

ساری دنیا خدا ہی کی محتاج ہے
ساری دنیا کا حاجت روا ہے خدا

وہ جو حاضر ہے ناظر ہے موجود ہے
وہ خدا ہے خدا وہ خدا ہے خدا

صرف جسموں کے افعال ہی سے نہیں
دل کے رازوں سے بھی آشنا ہے خدا

کوئی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں
ہر نفس ہر طرف دیکھتا ہے خدا

ناز کرتے ہیں جو مامتا پر، سنیں
بڑھ کے ماؤں سے بھی چاہتا ہے خدا

خوفِ موجِ حوادث ہو کیونکر اثر
مری ناؤ کا جب ناخدا ہے خدا

رشکِ گُل اساس گُل

مقلِب ہے توُ میرے قلب پر اپنا کرم فرما
مرے مولیٰ مجھے بھی دین پر ثابت قدم فرما

ہوں بے حس اور نالائق مگر اتنا کرم فرما
عطا اِس سنگدل کو اپنا دردِ محترم فرما

خطاوارِ سراپا کو سزاوارِ نعم فرما
عطا پھر ہجر کے ماروں کو لمسِ ملتزم فرما

نقوشِ غیر کو یارب مٹا دے قلبِ ویراں سے
مرے قرطاسِ دل پر نام تو اپنا رقم فرما

کریمی سے نظرانداز کر نالائقی میری
تو حقدارِ جہنم کو بھی مہمانِ ارم فرما

بہائے اشک لیکن دارِفانی کے لیے اب تک
کبھی تو اپنی یادوں سے بھی اِن آنکھوں کو نم فرما

مقرب ہستیوں تک جب رسائی بخش دی تو نے
بعجلت اپنے قربِ خاص کا ساماں بہم فرما

ہے تیری راہ کا کانٹا بھی رشکِ گُل اساسِ گُل
خوشی سے مست ہو جاؤں عطا یوں اپنا غم فرما

اثرؔ لاتنقطو کے واسطے فریاد کرتا ہے
کہ محو اب دفترِ عصیاں بیک نوکِ قلم فرما

دعاؤں کو مری منظور فرما

وبائے بے حجابی دور فرما
تو مستورات کو مستور فرما

ہماری عورتوں کو خلق دے کر
خدا خلدِ بریں کی حور فرما

ہر اک معروف کو مرغوب کر دے
ہر اک منکر سے اب معذور فرما

عطاؤں کی بس اب برسا دے بارش
دعاؤں کو مری منظور فرما

مری اولاد کو کر فرمانبردار
مرے ماں باپ کو مغفور فرما

اب اپنے ذکر کی دے کر حلاوت
دلِ رنجور کو مسرور فرما

تری خاطر تو کچھ مشکل نہیں ہے
دلِ تاریک کو پرنور فرما

سما جا میرے رگ رگ میں الٰہی
الٰہی شیشۂ دل چور فرما

تجلی اس طرح بکھرا دے یارب
بساطِ دل کو مثلِ طور فرما

مجھے بھی بخش دے تو کسرِ نفسی
مری ہستی کو یوں مکسور فرما

وہ ہمسایہ جو مثلِ سائباں ہو
مجھے اس جار کا مجرور فرما

کرو مدحتِ تاجدارِ مدینہ

جو چاہو کہ دل پر ہو نازل سکینہ
کرو مدحتِ تاجدارِ مدینہ

یہی کیف و مستی یہی جام و مینا
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

منور منور وہ زلفوں کی بدلی
معطر معطر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ

صدا غم اٹھاتے صدا مسکراتے
کشادہ جبیں تھی کشادہ تھا سینہ

کروں اشکِ سیلِ رواں کو سمندر
کہ صحرا میں ہے میرے دل کا سفینہ

CS CamScanner

کیا نوش جب آبِ زمزم، دعا کی
مقدر میں ہو جامِ کوثر کا پینا

بس اب وصل کی کوئی صورت ہو مولیٰ
کہ ہجرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوں چین چھینا

ہے گر شوقِ جنت تو سنت پہ چلیے
اثرؔ راہِ سنت ہے جنت کا زینہ

ماہِ عرب

مدینے کی طلب ہے اور میں ہوں
مرے ہمراہ رب ہے اور مَیں ہوں

مری پُرنور شب ہے اور میں ہوں
مرا ماہِ عرب ہے اور میں ہوں

دَرِ بطحا پہ قرباں ہے مری جاں
درِ عالی نسب ہے اور میں ہوں

زمیں پر پاؤں رکھنا بھی ہے مشکل
مدینے کا ادب ہے اور میں ہوں

نزول علمِ لدُنّی کا ہے جاری
درِ اُمی لقب ہے اور میں ہوں

مرا اک مشغلہ ہے نعت گوئی
یہ فعلِ مستحب ہے اور میں ہوں

سرور و نور کے دلکش سفر میں
اثرِ کیفِ عجب ہے اور میں ہوں

منظوم نصیحت

لختِ جگر نورِ نظر پیاری بِٹیا کے لیے بوقتِ رخصتی از طرف والدین

میکے کی وہاں لاج نبھانا مری بِٹیا
سسرال کو گھر اپنا بنانا مری بِٹیا

ماں باپ بہن بھائی کی کرنا نہ کبھی فکر
خاوند کے ہی گھر کو بسانا مری بِٹیا

بھولے سے بھی آواز کو اونچی نہیں کرنا
ہرگز نہ زباں اپنی چلانا مری بِٹیا

ہیرے سے جواہر سے نہیں، ہستی کو اپنی
اخلاق کے زیور سے سجانا مری بِٹیا

تسلیم و رضا، شکرِ خدا لب پہ سدا ہو
شکوہ کبھی ہونٹوں پہ نہ لانا مری بِٹیا

اس دولتِ بے تھاہ کی تحفیظ ہے لازم
انمول ہے عفت کا خزانہ مری بِٹیا

CamScanner

اپنایا اگر تم نے زمانے کی روش کو
بخشے گا نہیں تم کو زمانہ مری بِٹیا

جیسے کہ وہ بچپن کی سہیلی ہو تمہاری
ہر ایک سے یوں ملنا ملانا مری بِٹیا

مَردوں کو سنو شیر بنایا ہے خدا نے
مت شیر کو طاقت سے دبانا مری بِٹیا

گر دل میں جگہ اس کے بنانا ہے تو سن لو
شوہر کے فقط ناز اٹھانا مری بِٹیا

مٹی میں ملا دینا ذرا تخمِ انا کو
پھل عز و شرف کا جو ہو کھانا مری بِٹیا

شوہر جو خفا ہو تو خدا ہوتا ہے ناراض
شوہر کو بہت جلد منانا مری بِٹیا

خود ساس تمھیں بیٹی بنائیں گی یقیناً
تم ساس کو ماں اپنی بنانا مری بِٹیا

نندوں کی مدد کرنا سگی بہنوں کی مانند
بھابی کا بھی تم ہاتھ بٹانا مری بِٹیا

خدمت ہی تو محبوب بناتی ہے دلوں میں
خدمت سے کبھی جی نہ چرانا مری بِٹیا

اٹھارہ برس پالا ہے آخر تجھے میں نے
یہ کیسے کہوں یاد نہ آنا مری بِٹیا

تو میری جگر گوشہ مری نورِ نظر ہے
آنکھوں میں کبھی اشک نہ لانا مری بِٹیا

پھر بھی میں بصد شوق تجھے کرتا ہوں رخصت
گو دل پہ ترا شاق ہے جانا مری بِٹیا

لیکن یہ نصیحت ہے تجھے وقتِ بدائی
خود رو کے ہمیں بھی نہ رلانا مری بِٹیا

سدا مسکرائیں مری مائیں بہنیں

نہ رنجش اٹھائیں مری مائیں بہنیں
سدا مسکرائیں مری مائیں بہنیں

بتوں کی نہ منت سماجت کریں اب
خدا کو منائیں مری مائیں بہنیں

جو مہمان کوئی بھی آ جائے محرم
تو آنکھیں بچھائیں مری مائیں بہنیں

کسی سے نہ قطعِ تعلق کریں اب
تعلق بنائیں مری مائیں بہنیں

جو مقصود خوشنودی خاوند کی ہو
تو خود کو سجائیں مری مائیں بہنیں

کوئی بدکلامی کرے لاکھ لیکن
نہ لب تک ہلائیں مری مائیں بہنیں

مقابل جو نامحرم آ جائے کوئی
تو خود کو چھپائیں مری مائیں بہنیں

ہوں خود خوابِ غفلت سے بیدار اور پھر
جہاں کو جگائیں مری مائیں بہنیں

جو خاوند خوش ہو خداوند خوش ہو
تو جنت کو پائیں مری مائیں بہنیں

ہے پردہ ہی عورت کی عفت کا ضامن
یہ سب کو بتائیں مری مائیں بہنیں

فضائلِ ناقص العقل

عورتیں مردوں پہ احسان کئے دیتی ہیں
سرد جذبات کا طوفان کئے دیتی ہیں

ان کے دکھ درد میں بھرپور شراکت کر کے
زندگی مرد کی آسان کئے دیتی ہیں

صحنِ خاوند کو مہکا کے گلوں کی مانند
زندگانی کو گلستان کئے دیتی ہیں

بعض اوقات یہ ہوتی ہیں پریشاں خود بھی
دوسروں کو بھی پریشان کئے دیتی ہیں

بعض اوقات تو دانائی کی باتیں کر کے
مرد کی عقل کو حیران کئے دیتی ہیں

ناقص العقل میں پنہاں ہیں فضائل کیا کیا
مرد کو کاملِ ایمان کئے دیتی ہیں

درد کو بانٹ کے کرتی ہیں فراہم خوشیاں
زیست کو کرب سے انجان کئے دیتی ہیں

ایک شوہر کی رفاقت کو نبھانے کے لیے
اپنے کنبے کو بھی قربان کئے دیتی ہیں

قطعہ

زباں پر اگر عورتیں پائیں قابو
ہوں کیوں مرد غصہ میں آپے سے باہر
اگر صبر و برداشت سے کام لیں وہ
تو سچ جانیئے یوں نہ برباد ہوں گھر

خوئے درگزر

ہے اس میں نفع آپ کی خود اپنی ذات کا
رکھا کریں خیال شریکِ حیات کا

اپنائیے براہِ کرم خوئے درگزر
افسانہ مت بنائیے چھوٹی سی بات کا

دل پر لگے جو زخم تو برداشت کیجئے
آنکھوں سے مت بہائیے دریا فرات کا

شکوہ ہے اک کمی کا رفیقِ سفر میں گر
لازم ہے شکر بھی کئی اچھی صفات کا

چلنا ذرا سنبھل کے شریکِ سفر کے ساتھ
بہنو! یہ راستہ ہے بڑی احتیاط کا

ٹی وی کو اب مکان سے بے دخل کیجئے
مجموعہ ہے یہ میری بہن مفسدات کا

فتنہ ہے زود گوئی بہرحال اے اثر
مُہرِ سکوت ہی ہے ذریعہ نجات کا

CamScanner

انجامِ عریانی

غم و رنج و الم سے کرب سے رشتہ نہیں ہوتا
جو نامحرم کو چشمِ ناز سے دیکھا نہیں ہوتا

سکوں غارت ہے اطمینان سے ناآشنائی ہے
اگر تقویٰ سے رہتی تو کبھی ایسا نہیں ہوتا

خدائے پاک بھی تشریف لاتا آپ کے دل میں
اگر بُت کعبۂ دل میں کوئی بیٹھا نہیں ہوتا

خدا کی ناخوشی کی راہ سے ہو جائے کوئی خوش
سوال اس کا کسی صورت کبھی پیدا نہیں ہوتا

جہاں شرم و حیا ہو، عفتیں محفوظ رہتی ہیں
وہیں فتنے ابلتے ہیں جہاں پردہ نہیں ہوتا

یقیناً ستر میں داخل ہے عورت سر سے پاؤں تک
شریعت میں فقط اک قلب کا پردہ نہیں ہوتا

اثر آغازِ فحاشی سے خیرہ ہوتی ہیں آنکھیں
مگر انجامِ عریانی کبھی اچھا نہیں ہوتا

سبق

سبق الٹا پڑھایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو
مسلسل ورغلایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

یہ کیسا ظلم ہے، آزادئ نسواں کے پردے میں
سرِ بازار لایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

دکھایا جا رہا ہے باغِ سبز ان کو بہر صورت
فقط احمق بنایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

ہٹا برقع، گری چادر، گلے پر رہ گئی پٹی
کہ سولی پر چڑھایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

جو کل مستور تھیں گھر میں، ہیں اب بازار میں عریاں
فقط ماڈل بنایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

ترقی کیا اسی کا نام ہے اے قوم کے بیٹو
کہ تھیٹر پر نچایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

چڑھایا جا رہا ہے ان کو فیشن کی بلندی پر
سو پستی میں گرایا جا رہا ہے ماؤں بہنوں کو

فرمائش نہ کرنا

خلاف اپنے کبھی سازش نہ کرنا
کہ ناداں کی طرح نالش نہ کرنا

مزاجِ یار میں آئے جو حدت
تو خود کو شعلۂ آتش نہ کرنا

حیات اتقیاء چاہو تو خود کو
قتیلِ خوئے آلائش نہ کرنا

تمہاری شان ہے محکومیت میں
سو حاکم بننے کی کاوِش نہ کرنا

ہے گر صحت کی عزت کی تمنا
تو خود کو وقفِ آسائش نہ کرنا

وہ شوہر ہے بڑا رتبہ ہے اس کا
اسے بھولے سے فہمائش نہ کرنا

CS CamScanner

دبانا دل میں اپنی آرزو کو
کبھی بیجا کوئی خواہش نہ کرنا

جو بننا ہے تمھیں بیوی مثالی
کبھی شوہر سے فرمائش نہ کرنا

سنورنا اپنے شوہر کے لیے تم
برائے غیر آرائش نہ کرنا

قطعہ

نہ سرگرداں ہوں مرد یوں فکرِ دھن میں
کفایت شعاری اگر آئے زن میں
کریں گر نہ فرمائشیں میری بہنیں
پڑیں بھائی کیونکر حرام آمدن میں

حقیقت اپنی پہچانو

جو چاہو خَلق میں محبوب ہو تم
تو غصے سے نہ پھر مغلوب ہو تم

تواضع کا ہنر مطلوب ہے تو
خود اپنی نظروں میں معیوب ہو تم

یہی عز و شرف کافی ہے تم کو
کہ اک خاوند سے منسوب ہو تم

حقیقت اپنی پہچانو خدارا
فقط طالب نہیں مطلوب ہو تم

دلِ خاوند کی بن جاؤ ٹھنڈک
کہ شیریں دلنشیں مشروب ہو تم

کبھی غیروں کے رستے پر نہ چلنا
کہیں ایسا نہ ہو مغضوب ہو تم

تمہیں کہتی ہے دنیا بنتِ مشرق
جبھی شرم و حیا میں خوب ہو تم

تمہاری قدر ہے مردوں کے ذمے
یقیناً نعمتِ موہوب ہو تم

حیا کا جنازہ

حسد کی آگ میں جس کو بھی جلتے دیکھا ہے
اسے تو میں نے فقط ہاتھ ملتے دیکھا ہے

میں کیا بتاؤں نئی روشنی کے کاندھے پر
حیا کا میں نے جنازہ نکلتے دیکھا ہے

جہاں بھی کوئی محبت ہوئی غرض کے لیے
دلوں میں بغض و عداوت کو پلتے دیکھا ہے

بہت سے نام نہاد عاشقوں کو صحرا میں
گلِ طریقۂ سنت مسلتے دیکھا ہے

کئے ہیں صدقہ و خیرات جب بھی لوگوں نے
تو اس سے آئی بلاؤں کو ٹلتے دیکھا ہے

سکون و چین قدم چومتی ہے خود اس کے
جسے بھی سانچۂ سنت میں ڈھلتے دیکھا ہے

اثر یہ رہ نہیں سکتی اثر بغیر کئے
کہ میں نے آہ کو دل سے نکلتے دیکھا ہے

گمانِ نیک رکھو

میاں روٹھے تو خود بھی روٹھ کر مت بیٹھ جاؤ تم
کرو منت، اٹھاؤ ناز، یوں اس کو مناؤ تم

ستم سہہ کر اٹھا کر غم بھی اکثر مسکراؤ تم
کبھی ہرگز جبینوں پر شکایت مت سجاؤ تم

ولایت گر خدائے پاک کی مطلوب ہے تم کو
تو دستِ دوستی خاوند کی جانب بڑھاؤ تم

دلوں میں اس طرح وقعت تمہاری اور کم ہو گی
مری مانو زیادہ ناز و نخرے مت دکھاؤ تم

گمانِ نیک رکھو مت تجسس میں پڑو ہرگز
کہ شوہر کی طرف سے شک نہ اپنے دل میں لاؤ تم

مریض ڈیپریشن ٹینشن ہو جاؤ گی ورنہ
مری . بہنا نہ اپنے ذہن پر لینا دباؤ تم
پڑو مت چکروں میں عاملوں کے آستانوں کے
فقط اک قادرِ مطلق کے در پر سر جھکاؤ تم

اگر بننا ہے تم کو معتبر دنیا و عقبیٰ میں
تو خود کو جھوٹ چغلی اور غیبت . سے بچاؤ تم
رہو راضی خدا کے فیصلے پر شاکر و صابر
حسد کی آگ میں بے وجہ خود کو مت جلاؤ تم

یقیناً دور ہوگی تیرگی بغض و عداوت کی
محبت اور الفت کی اگر شمع جلاؤ تم
اگرچہ کارِ دنیا میں طبیعت سست ہو جائے
مگر نیکی کے کاموں میں اثر عجلت دکھاؤ تم

رابعۂ زمانہ

اگر تم اسیرِ زمانہ بنو گی
یقینا ہوس کا نشانہ بنو گی

اگر نیک راہوں پہ چلنا نہ سیکھا
بدی کا بڑا کارخانہ بنو گی

حقیقت سے آنکھیں چرانے کا انجام
نظر آئے گا خود فسانہ بنو گی

جو بھٹکو گی دیں سے تو ٹھہرو گی ناداں
چلو گی شریعت پہ دانا بنو گی

اگر جامِ خواہش پرستی نہ توڑا
خمارِ شرابِ شبانہ بنو گی

جو روحانیت میں کرو گی ترقی
تو پھر رابعۂ زمانہ بنو گی

گلِ عفت و دین محفوظ ہو گا
اگر بلبلِ آشیانہ بنو گی

میری مان لو

اب مت معاشرے سے ڈرو میری مان لو
شادی کو سادگی سے کرو میری مان لو

جاؤ نہ آخرت کو تہی دست اس طرح
دامن کو نیکیوں سے بھرو میری مان لو

رونا ہی ہے تو خالقِ زر کو مناؤ تم
مٹی کے کھلونوں پہ نہ رو میری مان لو

ذوقِ بلند شوقِ بہشتِ بریں ہے گر
حسنِ ازل سے عشق کرو میری مان لو

ہونا ہے دوجہان میں گر تم کو سربلند
سر ایک آستاں پہ دھرو میری مان لو

عقبیٰ میں گر خوشی کی تمنا ہے اے اثرؔ
دنیائے دوں کا غم نہ کرو میری مان لو

برائے سجن اب سجانا پڑے گا

بھلائی کو کیونکر بھلانا پڑے گا
برائی سے اب باز آنا پڑے گا

رضائے خدائے حقیقی کی خاطر
مجازی خدا کو منانا پڑے گا

اگر بارِ خاطر بھی ہو، خود کو سجنی
برائے سجن اب سجانا پڑے گا

اگر لاج رکھنا ہے میکے کی تم کو
تو سسرال میں دل لگانا پڑے گا

پڑے گا پہننا جو پہنائے گا وہ
کھلائے جو شوہر وہ کھانا پڑے گا

بباطن اگرچہ ہو مجروح سینہ
بظاہر مگر مسکرانا پڑے گا

بس اب اپنے نخروں کو اک سمت رکھ کر
فقط ناز ''اُن'' کا اٹھانا پڑے گا

برائے فلاحِ جہانِ فنا اب
بتانِ انا کو گرانا پڑے گا

اگر دوسرا، کھینچ لے ہاتھ اپنا
تمھیں ہاتھ اپنا بڑھانا پڑے گا

اگر چاہتی ہو حیاتِ شگفتہ
شکستہ دلوں کو ملانا پڑے گا

CS CamScanner

شوہر کو کبھی نام سے ہرگز نہ پکارو

گفتار کو شیریں کرو کردار نکھارو
اطوار کو بدلو ذرا عادات سنوارو

ہاں مرتبہ شوہر کا ہے والد سے زیادہ
شوہر کو کبھی نام سے ہرگز نہ پکارو

اولاد تو اللہ تعالیٰ کی ہے نعمت
اولاد پہ شفقت کرو بے وجہ نہ مارو

جذبات کا طوفان ڈبو دے گا سفینہ
اک مادّہ برداشت کا ہروقت ابھارو

پی جاؤ جو اس گھونٹ کو ہو جاؤ خردمند
غصہ کو دبا جاؤ ذرا نفس کو مارو

بڑھ جائے گی گر بات تو ہوجائے گا نقصاں
تم ساس کے غصے کو نہ شوہر پہ اتارو

اللہ کی امداد سے ہے جیت تمہاری
حالات کے میدان میں ہمت نہیں ہارو

صاحبِ کردار امّی عائشہؓ

عیش سے بیزار امی عائشہؓ
زہد کا معیار امی عائشہؓ

مونس و دلدار امی عائشہؓ
عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی عائشہؓ

ہیں حُمیرہ طاہرہ و طیبہ
صاحبِ کردار امی عائشہؓ

درمیانِ نار ان کے ناقدیں
تحتہا الانہٰر امی عائشہؓ

انحصارِ دیگراں ان پر گراں
اس قدر خوددار امی عائشہؓ

جہل کی تاریکیوں سے مستقل
برسرِ پیکار امی عائشہؓ

حافظہ قول رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
ناشرِ انوار امی عائشہؓ

آپ ہی کی بیٹیاں پھرنے لگیں
ہو کے اب تیار امی عائشہؓ

ماؤں بہنوں پر ہوا ہے کارگر
میڈیا کا وار امی عائشہؓ

ایک بیٹے کی طرف سے ہوں قبول
مدح کے اشعار امی عائشہؓ

فریبِ خواب

چراغ دیکھ کے توہینِ آفتاب نہ کر
تو اپنی زیست کو محوِ فریبِ خواب نہ کر

حیا کا یوں نہ جنازہ اٹھا سرِ بازار
جبینِ غیرتِ آدم کو آب آب نہ کر

کبھی یہ سوچ تجھے بھی جواب دینا ہے
تو دوسروں کا ہمہ وقت احتساب نہ کر

خلافِ عقل بھی ہے عاقبت سے یہ غفلت
بجائے دائمی فانی کا انتخاب نہ کر

خدا کے خوف کے دعوے میں ہے اگر صادق
تو میری مان معاصی کا ارتکاب نہ کر

بنے نہ باعثِ رسوائی یہ سرِ محشر
حجاب کرنے میں میری بہن حجاب نہ کر

CamScanner

وفا کے بغیر

دعا کارگر ہے دوا کے بغیر
دوا بے اثر ہے دعا کے بغیر
نہیں اس میں جوہر وفا کے بغیر
ہے عورت ادھوری حیا کے بغیر

سو عفت بِنا صنفِ نازک ہے یوں
کہ سورج ہو جیسے ضیا کے بغیر
وہ مستور کب ہیں وہ مکشوف ہیں
جو نکلیں گھروں سے ردا کے بغیر

ہے بدخلق عورت کی ایسی مثال
مریضہ ہو جیسے شفا کے بغیر
ہے یوں قلب پر قطع رحمی کا بار
گھٹن جس طرح ہو ہوا کے بغیر

وہ دن، رات سے بڑھ کے تاریک ہے
جو دن گزرے ذکرِ خدا کے بغیر
مکمل ہو کس طرح ایماں مرا
اثر مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر

CS CamScanner

اصلاحِ عقائد

جس سے قلب و روح کی تزئین ہے
مذہبِ اسلام ہی وہ دین ہے
کیجئے وحدانیت کی اب دوا
چار سو ہے شرک و بدعت کی وبا
کوئی کہتا ہے علی مشکل کشا
کوئی کہتا ہے ولی مشکل کشا
مانگتا ہے جا کے بابا سے کوئی
بدگماں ہے ربِ کعبہ سے کوئی
کوئی تو کاہن کو دکھلاتا ہے ہاتھ
شرک یوں کرتا ہے وہ مولیٰ کے ساتھ
کوئی تو مجذوب کی گالی سنے
جھوم کر کوئی تو قوالی سنے
آئے دن دیگیں چڑھاتا ہے کوئی
قبر پر میلا لگاتا ہے کوئی
پھول کی چادر چڑھاتا ہے کوئی
قبر کے چکر لگاتا ہے کوئی

شرک کے خندق میں امت گر گئی
اپنے مقصد ہی سے گویا پھر گئی

کوئی کہتا ہے صفر منحوس ہے
وہم کی وادی میں وہ محبوس ہے

کرتا ہے تقسیم وہ ابلے چنے
اس طرح شاید مری بگڑی بنے

شب برات آئے تو خوب حلوہ پکے
کھا کے حلوہ پیٹ میں بلوہ مچے

کوئی بولا جیتے جی مروا دیا
کس نے یہ سفلی عمل کروا دیا

ٹھپ ہوا ہے اچھا خاصا کاروبار
نفرتوں میں ہو گیا تبدیل پیار

گھر میں گو ٹی وی ہے وی سی آر ہے
اور نمازِ فجر بھی دشوار ہے

اس طرف جاتا نہیں ہرگز خیال
بھول کر آتا نہیں فکرِ مآل

کوئی کتا کیا گلی میں رو گیا
بس تباہی کا یہ ساماں ہو گیا
کاٹ لی ہے گر کسی بلی نے راہ
اب تو آگے بڑھنا ہے گویا گناہ
آگیا کوا اگر چھت پر کوئی
لازمی آئے گا مہماں گھر کوئی
اس قدر کمزور مومن کا یقیں
قدرتِ قہار پر ایماں نہیں
کھو چکے ہیں وادیٔ اوہام میں
جس کی گنجائش نہیں اسلام میں
فرض و واجب کی طرح ہے گیارویں
عید ٹھہرائی گئی ہے بارویں
ہے عبادت کے لیے ماہِ صیام
اور گیارہ ماہ مسجد کو سلام
عید کی تعطیل مومن کا شعار
جامۂ علم و عمل ہے تار تار
رحم فرما قوم پر پروردگار
پھر سے آئے دین و ایماں کی بہار

اسیرِ دامِ الفت

ہماری مانئے اک کام کیجے
جہاں میں دینداری عام کیجے

ہمارا حال خود ابتر ہے سب سے
تو کس کو موردِ الزام کیجے

اگر منعم سے نعمت کی ہیں طالب
تو خود کو لائقِ انعام کیجے

اگر پینا ہے جامِ بے خودی تو
خدا کا ذکر صبح و شام کیجے

لحد میں سوئیں گے بے فکر ہو کر
بھلا دنیا میں کیا آرام کیجے

کہاں تک دارِ فانی کی تگ و دَو
برائے آخرت اقدام کیجے

اثرؔ کہلائیے شاہِ محبت
جو خود کو بندۂ بے دام کیجے

فکرِ اصلاحِ نقائص

جو چاہیں معتبر ہو جائے ہستی
تو کر دیں ترک اب فیشن پرستی

بسا لیں اس میں مولیٰ کی محبت
اجڑ جائے گی ورنہ دل کی بستی

بے دست و پا نہ کر دے اہلِ دل کو
جہانِ عقل کی یہ چیرہ دستی

زمیں والے اگر عصیاں پہ روتے
فلک سے بارشِ رحمت برستی

اگر ہے فکرِ اصلاحِ نقائص
ہے لازم مرشدِ کامل کی ہستی

سدا باقی رہے گا کیفِ طاعت
فنا ہو جائے گی شہوت کی مستی

نہ لگتا قند زہرِ فحش کاری
جو ان کو ناگنِ جدت نہ ڈستی

فقط ارماں نہیں بدلے میں جاں کے
ملے جنت تو پھر جنت ہے سستی

بہ جرمِ نقلِ گمراہِ زمانہ
ترقی یافتہ ہیں رو بہ پستی

CamScanner

ذرا خود کو چھپا لے

اگر تو خود کو باپردہ بنا لے
ترے کردار میں ہوں گے اجالے
کما لے دولتِ عقبیٰ کما لے

بہارِ جنت الفردوس پا لے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

جو حصہ جسم کا ظاہر رہے گا
وہ حصہ نارِ دوزخ میں جلے گا
بھلا بے پردگی سے کیا ملے گا

نہ کر خود کو جہنم کے حوالے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

بہت مجبوریاں ہیں میں نے مانا
ترقی یافتہ ہے یہ زمانہ
اگر ، ہے ناگزیر اسکول جانا

تو کم سے کم کوئی برقعہ بنالے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

اگرچہ صاف نظریں پاک ہے دل
مگر تیرِ نظر سے چاک ہے دل
تجھے معلوم ہے بے باک ہے دل

کہیں عفت کے پڑ جائیں نہ لالے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

نہ اخباروں کی زیبِ داستاں بن
نہ پھر بے پردہ یوں مت بے اماں بن
تو اپنی عفتوں کی پاسباں بن

کوئی پھر تجھ پہ کیوں کیچڑ اچھالے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

تو ہے امت میں شاہِ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہو پیروکار بی بی فاطمہؓ کی
کہ رکھ لے لاج اماں عائشہؓ کی

ذرا اپنا عمل ان سے ملا لے
مری بٹیا ذرا خود کو چھپا لے

مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

نہیں ان کو ادراک خود بھی وہ کیا ہیں
برائی سے بچنے کا اک راستہ ہیں
بڑی نیک سیرت ہیں اور پارسا ہیں

جو سچ پوچھئے تو خدا کی عطا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

اگر ان کو نرمی سے سمجھائے کوئی
گہر گر نصیحت کے بکھرائے کوئی
مسائل شریعت کے سمجھائے کوئی

اطاعت کا پیکر بحکمِ خدا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

نقاب اپنے سر سے نہ سرکائیں ہرگز
نہ رخ غیرمحرم کو دکھلائیں ہرگز
اگر منع کر دو نہیں جائیں ہرگز

چراغِ مروت ہیں اہلِ وفا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

اگر پاک اور صاف گھر کی فضا ہے
بنی تربیت کی یہی تو بِنا ہے
کہ بچوں کا اول یہی مدرسہ ہے

سو بچوں کے حق میں وہی رہنما ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

جذبۂ حسنِ عمل

حق تعالیٰ کی رضا مقصود ہو ہر بات میں
جذبۂ حسنِ عمل ایسا ہو مستورات میں
ہونہارانِ وطن کی آپ ہی معمار ہیں
تربیت بچوں کی ہے اب آپ ہی کے ہاتھ میں
روز افزوں ہے ہوائے نفس کا طوفان اب
لازمی ہے جہدِ تقویٰ ہم پہ ان حالات میں
دائمی ذلت کا خدشہ بھی نہیں باقی رہا
ہم کچھ ایسے کھو گئے ہیں عارضی لذات میں
اپنی خصلت بھی ہے کم کیا سانپ بچھو سے کوئی
کس طرح کیڑے نکالیں دوسروں کی ذات میں
کم سے کم اب اپنے گھر میں تو ہو اسلامی نفاذ
قدرتِ اصلاحِ عالم گر نہیں ہے ہاتھ میں
جھوٹ چغلی غیبت و بہتان سے پرہیز ہو
اس کا استحضار رکھیں اپنی ہر ہر بات میں

میری بیٹی حجاب کر کے چل

ساتھ ہرگز نہ بے خبر کے چل
تو مری مان لے سنور کے چل
تیرا ماحول کیا بگاڑے گا
اتنا ماحول سے نہ ڈر کے چل
میری بیٹی حجاب کر کے چل

پھول مہر و وفا کے کچھ چُن لے
ہار صبر و رضا کے اب بُن لے
تجھ کو بننا ہے گر سعادت مند
اپنی ماں کی نصیحتیں سن لے
میری بیٹی حجاب کر کے چل

پردہ کرنا تو تیری فطرت ہے
پردہ کرنے میں کتنی راحت ہے
ہو جا پابند تو بھی پردے کی
تیری عفت کی یہ ضمانت ہے
میری بیٹی حجاب کر کے چل

اب نہ نسوانیت سے توبہ کر
فحش و عریانیت سے توبہ کر
آہ جو ہے شعار مغرب کا
ایسی حیوانیت سے توبہ کر

میری بیٹی حجاب کر کے چل

بے حجابی تو کفر کلچر ہے
تو کہ مشرق کی ایک دختر ہے
پردہ تیری اساسِ ہستی ہے
پردہ دراصل تیرا زیور ہے

میری بیٹی حجاب کر کے چل

CS CamScanner

کوششِ اصلاح

نہیں پکتا کبھی پردے میں زردہ
پکا زردہ کہ جب اُترا ہے پردہ

ہوئے منزل پہ آ کے درد و غم دور
مصائب سے جو گزریں اُمِ دردہؒ

نگاہ و قلب و قالب پاک ہوں سب
جبھی واجب ہوا چہرے کا پردہ

کریں اب کوششِ اصلاحِ احوال
نہ کر دے بے عمل امیدِ فردا

ہے ہر ہر پھول کی تحفیظ لازم
حبیبہ ہو حدیقہ ہو کہ وردہ

نہیں پھل آم سا محبوب کوئی
وہ سیب انگور ہوں گرما کہ سردا

نہ گزریں شاق قلبِ قاریہ پر
اثر اشعار تیرے پیش کردہ

گلستاں گلاب کے بغیر

عورتیں نقاب کے بغیر
مرد جیسے جاب کے بغیر

مائیں تو سراپا ستر اور
بیٹیاں حجاب کے بغیر

شرم کے بغیر بیگمات
میکدہ شراب کے بغیر

بے حجاب جسمِ مومنات
گلستاں گلاب کے بغیر

مضمحل ہے ایماں اس طرح
نیند جیسے خواب کے بغیر

تربیت بغیر نسلِ نو
فصل جیسے آب کے بغیر

زیست کیا ہے اک ہوس کدہ
فکرِ احتساب کے بغیر
روزِ حشر چھوٹ پائے گا
کب کوئی حساب کے بغیر
پاؤں اپنے ہل نہ پائیں گے
مستند جواب کے بغیر
منقلب قلوب ہوں تو کیوں
ایک انقلاب کے بغیر

قطعہ

جو بہنوں میں آئے. قناعت پسندی
بنیں صابرہ شاکرہ رب کی بندی
تو پھر بھائیوں کی ہوس سرد پڑ جائے
کریں فکرِ عقبیٰ کی وہ عقلمندی

CS CamScanner

امّی عائشہؓ کی بیٹیاں

جو امی عائشہؓ کی بیٹیاں ہیں
نکلتی گھر سے بے پردہ کہاں ہیں

جو بی بی فاطمہؓ کی رازداں ہیں
کشادہ قلب ہیں شیریں زباں ہیں

وہ بی بی پیستی تھیں روز چکی
کہ جن کے بابا جی شاہِ زماں ہیں

خدیجہ نام تو رکھا ہے لیکن
صفات اس نام کی مفقود یاں ہیں

وہ کیسی پستیوں میں ہیں نہ پوچھو
جو ایسی ہستیوں سے بدگماں ہیں

ہماری مستوراتِ مشرقی تو
بقولِ اہلِ دل حورِ جناں ہیں

نہیں ہیں سیلز گرل اپنی خواتیں
بہن ہیں بیوی ہیں بیٹی ہیں ماں ہیں

نہیں بے پردگی کا شوق ان کو
یہ پردے ہی میں بے حد شادماں ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ علیؓ پھول
مرے سرکار رشکِ گلستاں ہیں

کریں وہ دوسروں پر مہربانی
وہ جن پر حق تعالیٰ مہرباں ہیں

جہاں تعلیمِ قرآنی نہیں ہے
وہاں پر مائیں بہنیں بے اماں ہیں

CamScanner

لعنت جہیز کی

ثابت ہے گو جہاں پہ کراہت جہیز کی
ہے پھر بھی روز افزوں مصیبت جہیز کی

کرتے ہیں لڑکے والے کچھ ایسے مطالبے
لیتے ہیں گویا ٹیکس وہ صورت جہیز کی

اشرافِ نفس یعنی وہ دل کا سوال ہے
رکھتے ہیں جو قلوب میں چاہت جہیز کی

اب مبتلا ہیں دینی گھرانے بھی پہلے تو
کرتے تھے دنیادار حماقت جہیز کی

سنت ثواب اور نہ شریعت کا کوئی حکم
جانے کہاں سے آگئی علت جہیز کی

کب رحمت الٰہیہ اترے گی قوم پر
کب ختم ہو گی قوم سے لعنت جہیز کی

مقصود ہی نمود و نمائش ہے اس لیے
کروائی جا رہی ہے زیارت جہیز کی

امرائے دہر کو ہے کہاں اس کی کچھ خبر
ٹوٹے غریب پر جو قیامت جہیز کی

عمریں گزر رہی ہیں تلاشِ رفیق میں
تقدیر میں نہیں ہے رفاقت جہیز کی

ہوتا ہے آرزو کا لہو روز کو بکو
قاتل ہے بیٹیوں کی جراحت جہیز کی

سسرال والے دیتے ہیں طعنہ غریب کو
کرتی ہیں ساس اماں شکایت جہیز کی

ہر شخص مبتلا ہے مگر اس برائی میں
ہر شخص جانتا ہے شناعت جہیز کی

ناخواندوں کو کیا کوئی سمجھائے جب کہ ہے
تعلیم یافتوں میں جہالت جہیز کی

دل میں جگہ ہونی چاہیے

فکرِ مآل ہم کو سدا ہونی چاہیے
ذکرِ حبیب دل کی غذا ہونی چاہیے

ورنہ بنے گی پستی اخلاق کی دلیل
بہنوں کی کب بلند صدا ہونی چاہیے

کھلتا ہے اس کے واسطے بابِ اثر ضرور
بس شرط یہ ہے دل سے دعا ہونی چاہیے

فقدان گر ہے خوفِ خدا کا تو کم سے کم
موجود زن میں شرم و حیا ہونی چاہیے

کھانا پکانا گھومنا پھرنا ہے ناگزیر
پھر کس لیے نماز قضا ہونی چاہیے

ورنہ بنے گا روح کے نقصان کا سبب
عصیان کے مرض سے شفا ہونی چاہیے

اللہ کے زمین کی وسعت تو کم نہیں
انساں کے اپنے دل میں جگہ ہونی چاہیے

ناراضیِ بتاں کی کوئی فکر ہی نہ ہو
مقصود بس خدا کی رضا ہونی چاہیے

دینا ہے دل تو خالقِ دل اس کا مستحق
جاں جان آفریں پہ فدا ہونی چاہیے

CS CamScanner

رشکِ حور

جو شرم و حیا کی ہوں خوگر ضرور
وہ جنت میں ہو جائیں گی رشکِ حور

جو پردے میں مخفی سمٹ کر رہیں
تو بکھرے نہ کیوں ان کے چہرے پر نور

اگر آئینہ ہی مقابل نہیں
نظر کس طرح آئے اپنا قصور

کہو مسکرا کر یہ ہزبنڈ سے
بس اب تھوک بھی دیجے غصہ حضور

ہو گرِ اس کے سینے میں انساں کا دل
دل اس کا بھی پھر موم ہو گا ضرور

غضبناک کیونکر کوئی مرد ہو
نہ گر زن سے ہو بدلی کا صدور

نظر آئے مولیٰ کا جلوہ تمھیں
اگر شیشۂ دل کرو چکنا چور

نہ پھر ابنِ آدم ہو ناداں کوئی
اگر بنتِ حوا میں آئے شعور

رسومات مر جائیں خود اپنی موت
رہو تم رسومات سے یوں نفور

اثر یا تو دل مثلِ آہن ہوئے
ہے یا بے اثر شاعرِ جونپور

CamScanner

اَجِرنی مِنَ النّار

بنو تم صلہ رحمیوں کی سفیر
جو گھر کو بنانا ہو جنت نظیر

کرو عام الفت کے پیغام کو
چلاؤ نہ ہرگز عداوت کے تیر

محبت کرو اپنے خاوند سے
وہ رانجھا بنے تو بنو تم بھی ہیر

رہے اپنی نااہلی پیشِ نگاہ
نہ سمجھو کسی دوسرے کو حقیر

جو حکمِ شریعت سے آزاد ہو
تو وہ نفس و شیطاں کا ہو گا اسیر

CS CamScanner

کرو خیرخواہی و شفقت سے بات
معاصی پہ کرنا ہی ہو گر نکیر

نہ بننا خریدارِ دنیائے دوں
گزرنا ہے بازار سے ناگزیر

نہیں لاتے خاطر میں ہم انتباہ
کچوکے لگاتا ہے اکثر ضمیر

جو چھوڑا شرافت کا دامن تو پھر
کہیں گے تمھیں لوگ پاجی شریر

کرو گی اگر نصرتِ دینِ حق
مددگار ہوگا وہ نعمَ النصیر

جرائم کا خود معترف ہے اثرؔ
اَجِرنی مِنَ النار یارب مجیر

منظوم مفہومِ حدیث مبارکہ

سرکار نے اصحاب سے اک روز یہ پوچھا
خاتون کا ہے سب سے پسندیدہ عمل کیا

اصحاب پہنچ پائے نہ اس رازِ حسیں تک
احسان ہے دامادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کا

گھر جا کے کیا فاطمہ زہرہؓ سے جو دریافت
اس دخترِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً ہی بتایا

خاتون کا ہے سب سے پسندیدہ عمل یہ
نامحرموں سے کرتی ہو اس قسم کا پردہ

خاتون جو ہرگز نہ کسی مرد کو دیکھے
خاتون وہ جس کو نہ کسی مرد نے دیکھا

سنتے ہی جواب، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوشی سے
ہاں فاطمہ زہرہ تو جگر گوشہ ہے میرا

منظوم وصیت نامہ

کرنا نہ کوئی رسم مرے انتقال پر
لازم یہ کر رہا ہوں میں اہل و عیال پر

مارے نہیں طمانچے کوئی اپنے گال پر
نوحہ کرے نہ کوئی مرے انتقال پر

ہرگز نہ سینہ کوبی کرے کوئی شخص بھی
پس ماندگان رحم کریں میرے حال پر

جو اہلِ تعزیت ہیں وہ چھڑکیں نہیں نمک
قادر نہ ہوں جو زخم کے وہ اندمال پر

راضی بہ رضا رہنا بھی ہے فرض اس لیے
غالب ہی صبر و ضبط ہو حزن و ملال پر

پہنچانا ہو ثواب تو پہنچائے شوق سے
دیگیں نہیں چڑھائے یتیموں کے مال پر

افراط سے تفریط سے لازم ہے احتیاط
قائم رہیں ہمیشہ رہِ اعتدال پر

دنیا کے رنجِ فانی سے مل جائے گی نجات
مرکوز گر خیال ہو فکرِ مآل پر

ناشاد ہونے والوں کو شاید خبر نہیں
عاشق تو شادکام ہے ان کے وصال پر

قابلِ تحسین

اگر تحصیلِ علمِ دین ہوگی
لباسِ فہم کی تزئین ہوگی

اگر کرواؤ گی اصلاح دل کی
تو حاصل روح کو تسکین ہوگی

نقوشِ عقل کی تقلید کرنا
مذاقِ عشق کی توہین ہوگی

تلاشے حسن کو جو سادگی میں
وہ عورت قابلِ تحسین ہوگی

مگر جدت پسندوں کے لیے وہ
پرانے دور کی پروین ہوگی

بلاناغہ بوقتِ صبح نو گر
تلاوت سورۂ یٰسین ہوگی

کفایت اس کی فرمائے گا مولیٰ
سو حاصل روح کو تسکین ہوگی

CS CamScanner

ذرا احتیاط سے

دانا اگر ہیں آپ تو پہلے ممات سے
کچھ فائدہ اٹھائیے فانی حیات سے

گزرے گی ساری زندگی عیش و نشاط سے
حسنِ سلوک ہو جو شریکِ حیات سے

جذبات خواہشات پہ قابو بہرطریق
حساس راستہ ہے، ذرا احتیاط سے

دنیا کے ہمسفر سے جو کر جائیں یاں نباہ
گزریں گی کامیاب وہاں پل صراط سے

پردہ ہی پارسائی کا زریں اصول ہے
مخفی نہیں ہے مسئلہ یہ طیبات سے

اس بات کو بنایئے اب زیست کا اصول
ایذا نہ پہنچے دوسروں کو اپنی ذات سے

فطرت میں جن کی حوصلۂ ضبط و صبر ہے
گھبرائیں کس لیے وہ اثرؔ مشکلات سے

فرق

پھر ان میں اور ماڈرن لیڈی میں کیا ہے فرق
چادر بھی بھڑکدار ہے برقع بھی زرق برق

یہ سادگی کے آب مصفا کی مچھلیاں
فیشن کی نالیوں میں کہیں ہو نہ جائیں غرق

عورت ہی دل کا روگ بنے گر تو کیا کریں
عورت سے دلنشین ہیں دنیا کے غرب و شرق

پابند آشیانے میں رہتی تھیں ''غافلات''
آزاد میڈیا نے گرائی ہے ان پہ برق

اخفا یہاں مراد ہے اِفشا وہاں مراد
بہنوں میں اور مغنّیوں میں ہے یہی تو فرق

کفار کے طریق کی نقالی الاماں
شایانِ شانِ صاحبِ ایماں نہیں یہ سرق

CamScanner

درسِ حسنِ خُلق

ذرا سی بات لمحوں میں بگڑ جائے تو کیا ہو گا
خدانخواستہ وہ ضد پہ اڑ جائے تو کیا ہو گا

دلا کر طیش برانگیختہ کرنے کی صورت میں
یہ ہنستا بستا گلشن گر اجڑ جائے تو کیا ہو گا

جو تم گستاخیاں کرتی ہو آئے دن، وہ غصہ میں
تمہارے اہلِ خانہ سے جھگڑ جائے تو کیا ہو گا

کھنچائی جو ضرورت سے زیادہ کر رہی ہو تم
بالآخر گر وہ ہتھے سے اکھڑ جائے تو کیا ہو گا

جو تم کو بھول جائے وہ کمالِ بے نیازی سے
تمھارے ناز کا بخیہ ادھڑ جائے تو کیا ہو گا

لگانا چاہتی ہو آگ کیونکر دوسرے گھر میں
تمہاری زیست کا ساتھی بچھڑ جائے تو کیا ہو گا

اثر دیتا ہے بہنوں بیٹیوں کو درسِ حسن خُلق
اثر خود چاہ بدخُلقی میں گر جائے تو کیا ہوگا۔

پہلا مدرسہ

اب ضرورت ملک کو ہے دیندار افراد کی
کیجئے دینی نہج پر تربیت اولاد کی

اپنے بچوں کو جو ڈھالیں مغربی تہذیب میں
کر رہے ہیں وہ اعانت مستقل صیاد کی

پھول سے اطفال کو نارِ جہنم سے بچائیں
ہم نے پہلے بھی مسلسل آپ سے فریاد کی

والدہ کی گود پہلا مدرسہ ہے اصل میں
حیثیت ہے والدہ کی اولیں استاد کی

کس طرح ان کا تدارک ہو سکے گا سوچئے
ہوں بری عادات پختہ مثل جب فولاد کی

حافظ و عالم بنیں گے صدقہ ہائے جاریہ
قدر کیجے قدر کیجے خلد کے اس زاد کی

سات برسوں سے نمازوں کی بھی عادت ڈالیے
پیروی کیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی

علم سیکھیں جو طالبہ بن کر

علم سیکھیں جو طالبہ بن کر
با عمل ہوں گی عالمہ بن کر
اپنی عفت کو بھی کریں محفوظ
آپ قرآں کی حافظہ بن کر
ہجرِ خاوند کو کریں برداشت
راہِ مولیٰ میں حاجرہ بن کر
عیش و عشرت کو خیرباد کہیں
اب جئیں بنتِ عائشہؓ بن کر
گھر سے نکلیں نہ بن کے ہرجائی
در پہ مر جائیں باوفا بن کر
مت کریں گفتگو کبھی ہرگز
غیر محرم سے بے حیا بن کر

CamScanner

فکر و غم سے نجات پا جائیں
صابرہ اور شاکرہ بن کر

ہمسفر سے نہ گر نباہ کیا
زیست رہ جائے گی سزا بن کر

فکرِ اصلاح دیگراں ہو مگر
رازداری سے آئینہ بن کر

زندگی ہو تو متقیّہ کی
موت آئے تو مومنہ بن کر

مائیں بہنیں اثرؔ مری کتنی
اب بھی رہتی ہیں رابعہ بن کر

دوہرا معیار

رقصاں ہو سرِ بزم جو عورت تو مہذب
بیچے سرِ بازار جو غیرت تو مہذب
بکھرائے سرِراہ جو عزت تو مہذب
رنگین کرے دامنِ عصمت تو مہذب

مخفی ہو حجابوں میں عفیفہ تو گنہگار
اسلام کی بیٹی کرے پردہ تو گنہگار

اترا کے چلے دل کو لبھائے تو خوش اخلاق
کندن سا بدن اپنا دکھائے تو خوش اخلاق
غیروں کے لیے خود کو سجائے تو خوش اخلاق
اس راہ سے دولت جو کمائے تو خوش اخلاق

مخفی ہو حجابوں میں عفیفہ تو گنہگار
اسلام کی بیٹی کرے پردہ تو گنہگار

جو چھین لے بیٹی سے دوپٹہ تو ترقی
گر کھینچ لے وہ ماؤں کا پردہ تو ترقی
دکھلائے جو بہنوں کا تماشا تو ترقی
ہو دولتِ مشترکہ زلیخا تو ترقی
مخفی ہو حجابوں میں عفیفہ تو گنہگار
اسلام کی بیٹی کرے پردہ تو گنہگار

کر دے جو نئی شے کو پرانا تو نیا دور
عورت بنے شہوت کا نشانہ تو نیا دور
ناچے سرِ محفل جو شبانہ تو نیا دور
ہو بے حس و بے باک زمانہ تو نیا دور
مخفی ہو حجابوں میں عفیفہ تو گنہگار
اسلام کی بیٹی کرے پردہ تو گنہگار

ہم جنس پرستی کرے کافر تو خردمند
ابلیس کا ہو حامی و ناصر تو خردمند
گر چرب زبانی کرے شاطر تو خردمند
ہو شرم و حیا سے کوئی قاصر تو خردمند
مخفی ہو حجابوں میں عفیفہ تو گنہگار
اسلام کی بیٹی کرے پردہ تو گنہگار

CamScanner

فیشن پرستی

روایاتِ مشرق ہوا ہو گئی
غلامیِ مغرب غذا ہو گئی

شیاطیں کی سازش ہوئی کامیاب
کہ کمیاب جب سے ردا ہو گئی

پھنسیں سوٹ میں ماڈرن لیڈیاں
سو فیشن پرستی سزا ہو گئی

جنازہ اٹھا حُسنِ کردار کا
کہ نایاب جنسِ حیا ہو گئی

وہاں کیوں نہ منزل ہو خواب و خیال
جہاں گمرہی رہنما ہو گئی

جنوں نقلِ اغیار کا دیکھ کر
مری عقل حیرت زدہ ہو گئی

"خواتین کا اسلام" پڑھ کر اثر
زنِ فاحشہ پارسا ہو گئی

ہماری مادرِ علمی

جہالت سے بچاتی ہے ہماری مادرِ علمی
ہمیں عالم بناتی ہے ہماری مادرِ علمی

نہ کیوں ہر سانس رہ جائے سراپا شکریہ بن کر
ہمیں جینا سکھاتی ہے ہماری مادرِ علمی

دکھاتی ہے درخشاں باب تعلیم و تمدن کے
ہمارا دل لبھاتی ہے ہماری مادرِ علمی

زمیں پر بار جب بننے لگیں ہم خوابِ غفلت سے
تو غفلت سے جگاتی ہے ہماری مادرِ علمی

بچاتی ہے ضلالت کے سفاہت کے اندھیروں سے
رہِ منزل دکھاتی ہے ہماری مادرِ علمی

محبت اُنسیت اپنائیت کا حال مت پوچھیں
کہ جیسے اپنی ذاتی ہے ہماری مادرِ علمی

بہیمانہ روش کو دور کرتی ہے بہرصورت
ہمیں انساں بناتی ہے ہماری مادرِ علمی

اٹھا کر ہم کو پستی سے کرے فائز بلندی پر
ہمارا قد بڑھاتی ہے ہماری مادرِ علمی

اثر جب زعمِ علم وفضل کا ہونے لگے ہم پر
تو آئینہ دکھاتی ہے ہماری مادرِ علمی

آ گہی

ہمیں مرگ جہالت سے بچایا روشنی بخشی
ہماری مادرِ علمی نے ہم کو زندگی بخشی

تجاہل سے حفاظت کی تساہل کی ملامت کی
طلب کو حوصلہ بخشا عمل کو تازگی بخشی

فضائے روح سے غائب ہوئے ابرِ ضلالت بھی
دلِ تاریک کو فکر و نظر کی چاندنی بخشی

نکالا بے حسی کی کھائی کی گہرائی سے ہم کو
لبوں کو نطق و گویائی دلوں کو آ گہی بخشی

ہٹائے خار دشتِ بغض و نفرت کے تعصّب کے
کھلائے پھول الفت کے اخوت کی کلی بخشی

بھلائی دین و دنیا کی عطا کی چند برسوں میں
بچایا بے حیائی سے حیا سے دوستی بخشی

لگن محنت مشقت کی لگائی گلشنِ دل میں
مجازی عشرتیں لے کر حقیقت کی خوشی بخشی

وہ عہدِ طالبِ علمی جو اب تک اپنا ساتھی ہے
اسی نے منزلِ مقصود کی تابندگی بخشی

غرض وہ مادرِ علمی ہماری رہنما بھی ہے
رہے وہ قائم و دائم اثر کی یہ دعا بھی ہے

عفت کی ضمانت

پردہ تری عصمت کی حفاظت ہے مری ماں
پردہ تری عفت کی ضمانت ہے مری ماں

تو بھی ذرا ہستی کو بنا قابلِ جنت
مانا ترے قدموں تلے جنت ہے مری ماں

شرمندہ مجھے کرتا ہے کیوں تیرا لبادہ
تو میرے لیے قابلِ عزت ہے مری ماں

لبیک کہوں میں تری آواز پہ فوراً
محبوب مجھے تیری اطاعت ہے مری ماں

میں تیری محبت میں گھلا جاتا ہوں دن رات
تو میرے لیے جائے محبت ہے مری ماں

مستغنی نہیں ہستیِ مادر سے کوئی شخص
تا عمر مجھے تیری ضرورت ہے مری ماں

احساں میں ترے غرق، مرا ہر بنِ مو ہے
جو کچھ بھی ہوں میں، تیری عنایت ہے مری ماں

میں شفقتِ پدری سے تو محروم ہوں لیکن
موجود ترا دامنِ رحمت ہے مری ماں

میں راہ سے گمراہ ہوں، ممکن ہی نہیں ہے
ہمراہ مرے تیری نصیحت ہے مری ماں

ماں مثلِ شجر سر پہ مرے سایہ فگن ہے
یوں دشت بھی میرے لیے صد رشکِ چمن ہے

CamScanner

تو اپنی محبت خدا بخش دے

تو اپنی محبت خدا بخش دے
ہمیں الفتِ مصطفی ﷺ بخش دے

مری ماؤں بہنوں کو کر متقی
انہیں نسبتِ رابعہ بخش دے

حیا بے حیائی نہ پھیلائے اب
حیا کو خدارا حیا بخش دے

''دعا'' کو نہیں اہتمامِ دعا
''دعا'' کو دعا کا مزہ بخش دے

''ہبہ'' بخل کی اب بھی بیمار ہے
''ہبہ'' کو تو دل کا غنا بخش دے

''سحر'' غم کی تاریک شب میں ہے اب
''سحر'' کو خوشی کا دیا بخش دے

''ادا'' کی ادائیں محلِ نظر
''ادا'' کو حیا کی ادا بخش دے

''مسرت'' نے دیکھے الم ہی الم
مسرت اسے اب خدا بخش دے

''رقیہ'' کا مقصد روپیّہ بنا
''رقیہ'' کو صبر و رضا بخش دے

''حنا'' کے ہوئے ہاتھ پیلے نہیں
''حنا'' کو تو رنگِ حنا بخش دے

''ھُدیٰ'' گمرہی کے اندھیروں میں ہے
اسے آفتابِ ھُدیٰ بخش دے

رِدا پھرتی ہے زلف کھولے ہوئے
ردا کو الٰہی ردا بخش دے

نہیں واسعہ میں تَرَحُّم کی شاں
اسے رحمتِ واسعہ بخش دے

ضیاء نورِ تقویٰ سے محروم ہے
ضیاء کو حقیقی ضیاء بخش دے

''شرمین'' کی بے شرمی

اِنعام نہیں سچ کہوں الزام ملا ہے
اَنعام کی جانب سے جو اِنعام ملا ہے

جب دین کی دیوار گرائی گئی، فوراً
دنیا کی ترقی کا اسے جام ملا ہے

ناقدر کو کیا قدر بھلا نعمتِ حق کی
ورثے میں جسے گوہرِ اسلام ملا ہے

جب شرم و حیا بیچ دیا برسر بازار
بازار میں تب جا کے کہیں دام ملا ہے

بندھن جو سبھی توڑ دیئے شرم و حیا کے
''شرمین'' کو بے شرمی پہ انعام ملا ہے

اب اپنے گریبان میں خود جھانکیں مسلماں
کفار کی جانب سے یہ پیغام ملا ہے

ہر کرمِ فسادی پہ کرم کرتے ہیں کفار
تشہیر کرائم پہ یہ اکرام ملا ہے

آمنہ بچی کو بالجبر مغربی والدہ کے حوالے کرنے پر

جذبات کا اظہار

قوانین ہیں اس جہاں کے نرالے
ہوئی آمنہ کافرہ کے حوالے

کرایا گیا حق و باطل کا سنگم
ہیں دست و گریباں اندھیرے اجالے

ہوئی قرباں معصوم بچی کی خواہش
گئے عرشِ اعظم تلک اس کے نالے

نہ گوروں نے کوئی ترس اس پہ کھایا
پڑے گرچہ والد کی جاں تک کے لالے

نہیں اہلِ ایمان والد کو یہ حق
کہ اک دخترِ مومنہ کو وہ پالے

CS CamScanner

تحفظ کرے اپنی دختر کا کیونکر
نہ خود اپنی عزت تلک جو سنبھالے

یہ ہے عہدِ حاضر میں قانون رائج
جو چاہے مسلمان کا حق دبا لے

نہ فریاد منصف پہ بارِ گراں ہو
اثر قفلِ خاموشی لب پر لگا لے

قطعہ

اگر صنفِ نازک کرے آج ہمت
تو امواجِ عریانی رُک جائیں فوراً
اگر مائیں بہنیں ہوں پردے میں مخفی
تو مردوں کی آنکھیں بھی جھک جائیں فوراً

حجاب کرنے پر

وہ جس نے میری بہن کو حجاب کرنے پر
سرِ عدالتِ عظمیٰ شہید کر ڈالا

میں اُس شقیٔ ازل کو معاف کیسے کروں
کہ جس کا جسم تو گورا ہے دل مگر کالا

دلِ سیاہ نے جرمِ عظیم ایسا کیا
بکھر گئی ہے مرے صبر و ضبط کی مالا

میں کیسے شدتِ جذبات کو کروں قابو
جب ایک ظالم و جابر سے ہے مرا پالا

یہ انتہائی قدم انتہا پسندوں کا
کہ پوری جوش میں ہے آفتوں کی پرکالا

کسی سے شکوہ شکایت کا فائدہ کیا ہے
کہ اپنے بھانجوں کی غمخوار ہیں بڑی خالہ

وہی جو روتی ہیں رونا حقوقِ نسواں کا
جو اپنے آپ کو ظاہر کریں گلِ لالہ

انہی کو قند سمجھتے ہیں عقل کے بندے
برائے اہلِ وفا، ہیں جو زہر کا پیالہ

ہر اک کے سینے میں آہن ہے سنگ ہے شاید
جہانِ کفر میں کوئی نہیں ہے دل والا

مجھے یقین ہے بدلیں گے دن مسلماں کے
ضرور بابِ اثر پائے گا مرا نالہ

قرض کا دیا

مغرب نے اس کو قابلِ عزت بنا دیا
شرم و حیا کا جس نے جنازہ اٹھا دیا

ہم نے خود اپنے پاؤں پہ تیشہ چلا دیا
لو آج ہو گیا ہے برابر لیا دیا

بے شک نساء حبائلِ شیطاں ہیں آج بھی
اک مغربی نژاد نے آخر بتا دیا

دیکھو کہ میرا تیر ہے مسموم کس قدر
ابلیس اپنی فتح پہ یوں مسکرا دیا

مردوں کو بھی تو روٹی و کپڑا مکان دے
جس نے کہ عورتوں کو نیا حوصلہ دیا

اس کی طرح ہے مفلس و لاچار اور کون
جس نے متاعِ غیرت و عصمت لٹا دیا

CS CamScanner

انساں کی غفلتوں پہ پشیماں تھا پہلے ہی
اس جرأتِ گناہ نے دل کو ہلا دیا

عفت مآب بہنیں گڑی ہیں زمین میں
غفلت زدہ قلوب کو بے شک مزہ دیا

اس کو بٹھا رہے ہیں سر آنکھوں پہ کورچشم
معیار ملک و قوم کا جس نے گرا دیا

اندازہ اس سے کیجئے اس کے خلوص کا
مکار نے دیا بھی تو بجھتا دیا دیا

اس گمرہیِ رہروِ شہرت پہ آفریں
جس نے کہ راہبر کا قدم ڈگمگا دیا

اخلاقی پستیوں میں تو پہلے ہی دفن تھے
شرم و حیا کی قبر پہ بھی فاتحہ دیا

اس گھر میں روشنی کا تصور فریب ہے
جس گھر میں چل رہا ہو اثر قرض کا دیا

CamScanner

صنفِ نازک

ہمتِ تلخ بیانی کبھی ایسی تو نہ تھی
جرأتِ فحش زبانی کبھی ایسی تو نہ تھی

شہ کسی مرد کی مخفی ہے عقب میں ورنہ
جیسی خودسر ہے زنانی کبھی ایسی تو نہ تھی

ٹیڑھی پسلی کی کجی گو کہ مسلّم ہے مگر
کجی مانندِ کمانی کبھی ایسی تو نہ تھی

بابا آدم کے پسر کی ہے شرافت ورنہ
بی بی حوّا کی نشانی کبھی ایسی تو نہ تھی

رونقِ دہر میں یہ زہر ملا ہے کب سے
رنگتِ عالمِ فانی کبھی ایسی تو نہ تھی

کتنے مردوں کو اشاروں پہ نچاتی ہے اب
صنفِ نازک یہ سیانی کبھی ایسی تو نہ تھی

دن کے راجہ کا بہر رنگ بجائے باجا
کیا کہوں رات کی رانی کبھی ایسی تو نہ تھی

جیسی اب غیرتِ ناہید ہوئی ہے آزاد
بانو بیگم وہ پرانی کبھی ایسی تو نہ تھی

آج پھرتی ہے سرِ عام فلانے کے سنگ
لوگ کہتے ہیں فلانی کبھی ایسی تو نہ تھی

جس کو دیکھو کسی بہنا کا بنا ہے گہنا
بھائی لوگوں کی جوانی کبھی ایسی تو نہ تھی

میرے قائد کے فسانے کبھی ایسے تو نہ تھے
میری ملت کی کہانی کبھی ایسی تو نہ تھی

خواتین کا دن

پردہ داروں سے پردہ اٹھایا گیا
برسرِ بزم ان کو نچایا گیا
گوہرِ شرم و غیرت لٹایا گیا
فرق پھر مرد و زن کا مٹایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

عصمتیں یوں ہی ہوتی رہیں تار تار
بے حسی بن گئی باعثِ افتخار
بے ضمیروں کا چلتا رہا کاروبار
بیچ کر شرم، پیسہ کمایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

حقِ نسواں پہ تقریر ہوتی رہی
جسمِ عورت کی تشہیر ہوتی رہی
بنتِ مریم کی تحقیر ہوتی رہی
میڈیا پر یہ سب کچھ دکھایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

CS CamScanner

اپنی کاروں میں پھرتی رہیں بیگمات
کاروکاری کی سولی چڑھیں کچھ بنات
آ نہ پائی فقیراً کے گھر میں برات
پھر غریبوں پہ ٹھٹہ لگایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

حالِ خستہ پہ، غربت پہ دے کر طلاق
پاسبانئ عصمت پہ دے کر طلاق
بیٹیوں کی ولادت پہ دے کر طلاق
مژدہ آزادیوں کا سنایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

کون حقِ وراثت دلائے انہیں
کون ظلم و ستم سے بچائے انہیں
کون ماتھے کا جھومر بنائے انہیں
ان کے رتبے سے ان کو گرایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

کوئی کرتا ہے جرأت کا اظہار بھی؟
ہیں کہیں پاسدارانِ اقدار بھی؟
غیرتِ ابن آدم ہے بیدار بھی؟
ہاں حمیت کو یوں آزمایا گیا
یوں خواتین کا دن منایا گیا

خوفِ خدا

شوہروں کی اطاعت جو کرتیں نہیں
سچ ہے اللہ سے بھی وہ ڈرتیں نہیں

جو نکلتی ہیں بن ٹھن کے بازار میں
کیوں وہ شوہر کی خاطر سنورتیں نہیں

جن کا دل زندہ ہوتا ہے، ہرگز وہ پھر
نئے فیشن پہ دن رات مرتیں نہیں

جن کے دل میں سما جائے خوفِ خدا
پھر وہ سارے زمانے سے ڈرتیں نہیں

کیوں دکھاتی نہیں روح کو آئینہ
باطناً کس لیے اب نکھرتیں نہیں

صدق، عفت، حیا اور دانائی کے
زندگانی میں کیوں رنگ بھرتیں نہیں

جن کے ذہنوں میں تازہ ہے عہدِ الست
اپنے وعدے سے ہرگز مکرتیں نہیں

CS CamScanner

غیروں کے طریقوں کو مٹاؤ

باتوں میں زمانے کی نہ آؤ مری بہنو
خود اپنے زمانے کو بناؤ مری بہنو

دنیا کے زر و مال کئے جمع بہت اب
عقبیٰ کی کرنسی بھی کماؤ مری بہنو

جس بات کی تحقیق نہ ہو، یعنی ہو افواہ
ہرگز نہ اسے آگے بڑھاؤ مری بہنو

اعمالِ گذشتہ پہ تہہِ دل سے ہو توبہ
یوں خود کو جہنم سے بچاؤ مری بہنو

سنت کی ادائیں ہیں فقط قابلِ تقلید
غیروں کے طریقوں کو مٹاؤ مری بہنو

عقبیٰ میں جو ستاریٔ رب کی ہے تمنا
دنیا میں نہ تم پردہ اٹھاؤ مری بہنو

غیروں کے دکھانے کو سنورنا ہے بری بات
شوہر کے لیے خود کو سجاؤ مری بہنو

بہانہ عجیب ہے

چُھپنے کی جگہ خود کو چُھپانا عجیب ہے
یعنی حجاب رخ سے اٹھانا عجیب ہے

بے پردگی میں فائدہ کیا ہے بتائیں بھی
یہ مفت میں گناہ کمانا عجیب ہے

یہ دیکھیں خود کہ میرا عمل ہے خراب کیوں
یوں مت کہیں کہ آج زمانہ عجیب ہے

دولت کسی کے پاس بھی ایسی نہیں عظیم
عفت کا تیرے پاس خزانہ عجیب ہے

بگڑے ہوئے معاشرے میں اے مری بہن
بن ٹھن کے تیرا سامنے آنا عجیب ہے

زلفیں تمھاری باعثِ تزئینِ حسن ہیں
زلفوں سے اپنی جان چھڑانا عجیب ہے

عورت کے لغوی معنی ہیں چھپنے کی چیز جب
عورت کا پھرنا بے حجابانہ عجیب ہے

خوشدامنوں سے لڑنا جھگڑنا بھی ہے برا
اور شوہروں کے دل کو دُکھانا عجیب ہے

گھر میں تو خستہ رکھتی ہیں خود اپنے آپ کو
باہر نکلتے وقت سجانا عجیب ہے

قبل از نکاح ایسی ملاقات ہے حرام
منگیتروں سے ملنا ملانا عجیب ہے

شادی ہے ایک سنتِ نبوی کی اتباع
تصویر مووی، گانا بجانا عجیب ہے

پردہ اگر کریں تو کہیں لوگ دقیانوس
حیلہ ترا غریب بہانہ عجیب ہے

بدگوئی جھوٹ، غیبت و چغلی، شکایتیں
بے کار اپنا وقت گنوانا عجیب ہے

سیل فون تو ہے خون علوم و فنون کا
مجنون بن کے نیند اڑانا عجیب ہے

پہلے تو اپنے گھر سے نکلتی نہیں تھی وہ
لیکن یہ آج کل کی شبانہ عجیب ہے

تیری پکار بارِ سماعت نہ ہو اثرؔ
خوابیدہ دل کو تیرا جگانا عجیب ہے

CS CamScanner

خوگرِ سنگِ ملامت

گو اب صورت بہت ہی خوبصورت ہوتی جاتی ہے
مگر مفقود خوئے آدمیّت ہوتی جاتی ہے

بس اب غالب جہاں میں مادیّت ہوتی جاتی ہے
جو آسائش کبھی تھی اب ضرورت ہوتی جاتی ہے

سمٹ کر ساری دنیا ہو رہی ہے گاؤں کی مانند
کبھی جو اک کہانی تھی حقیقت ہوتی جاتی ہے

ملا کرتا ہے اس کا سلسلہ بازارِ طائف سے
محبت خوگرِ سنگِ ملامت ہوتی جاتی ہے

انہیں انسانیت سے کچھ غرض باقی نہیں رہتی
کہ جن کی منزلِ مقصود دولت ہوتی جاتی ہے

بزعمِ خود پسندی عقلمندی ہو گئی غائب
مقابل آئینے کے اب ندامت ہوتی جاتی ہے

سیاست نام ہے مکر و فریب و کذب کا ہمدم
جبھی بدنام دنیا میں سیاست ہوتی جاتی ہے

نمایاں ہے اثر کی شاعری میں یہ خصوصیّت
تغزل ہی تغزل میں نصیحت ہوتی جاتی ہے

قطعہ

اگر ماؤں بہنوں میں آ جائے تقویٰ
تو اولاد لمحوں میں پا جائے تقویٰ
جو مسدود ہو جرمِ عصیاں سے راہیں
تو تنگی میں رستہ بنا جائے تقویٰ

پیامِ حق

تم جس پہ چل رہی ہو وہ دوزخ کی راہ ہے
میری بہن زبان درازی گناہ ہے

پوشیدہ قلب میں ہے مرض کبر و عُجب کا
مقصود زودگوئی کا عزت ہے جاہ ہے

اوروں کو تم حقیر سمجھتی ہو اصل میں
جب ہی پسند اپنے لیے واہ واہ ہے

عقبیٰ کی ذلتوں کی نہیں فکر کچھ تمھیں
دنیا کی عزتوں پہ تمھاری نگاہ ہے

ہیں جس کے ارد گرد گناہوں کی ظلمتیں
اعمال نامہ اس کا یقیناً سیاہ ہے

اعضائے جسم دیں گے شہادت بروزِ حشر
دیکھو تمھارے ساتھ تمھارا گواہ ہے

اندازِ خشک، ترشیِ لہجہ، پیامِ حق
بارِ گراں نہ ہوں کہ اثر خیرخواہ ہے

اب نہ لاؤ بے حیائی کا خیال

دل میں گر ہے خوشنمائی کا خیال
ہر نفس رکھو صفائی کا خیال

قلب کی پاکیزگی گر چاہیے
اب نہ لاؤ بے حیائی کا خیال

خرچ رب کی راہ میں کرتی رہو
تم نہ رکھو پائی پائی کا خیال

کیوں نہ پھر بھائی ہو بہنا پر فدا
جب بہن رکھتی ہو بھائی کا خیال

ہاں علامت ہے یہ کبر و عُجب کی
دور کردو خودنمائی کا خیال

کس قدر ہرجائیت ہو گی بُری
جب گراں ہے بے وفائی کا خیال

جب اثر فریاد سنتا ہے خدا
کیوں ہو اپنی بے نوائی کا خیال

ماہِ صفر کے موقع پر

یہ مانتے ہیں آج بھی سب اہلِ قرینہ
یہ جانتے ہیں متبعِ شاہِ مدینہ

بھاری نہیں مردوں پہ کبھی ماہِ صفر اور
منحوس نہیں ہوتا محرم کا مہینہ

منحوس وہ گھڑی ہے جو ہو نذرِ معاصی
بہنا تھا جس پہ خوں، نہ بہا اس پہ پسینہ

جو انتقام لے وہ ولی ہو نہیں سکتا
جو اولیا ہیں دل میں نہیں رکھتے وہ کینہ

پھر دوسرے رستے سے ملے خلدِ بریں کیوں
جب سنتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جنت کا ہے زینہ

جب صبر و رضا زہد و قناعت نہ رہے پاس
سب چین و سکوں حرص و ہوس طمع نے چھینا

جب دل ہی فدا کر دیا اغیار پہ اپنا
پھر کس لیے نازل ہو کسی دل پہ سکینہ

آدابِ معاشرت

نہ سندھی سے نہ ملتانی سے ملنا
ہر اک سے جوشِ ایمانی سے ملنا
کبھی جب شکلِ انجانی سے ملنا
تعجب سے نہ حیرانی سے ملنا
مسلمانوں کا استقبال کر کے
ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملنا
نہ کرنا بخل الفت بانٹنے میں
محبت کی فراوانی سے ملنا
نہ جتلانا کبھی ان سے مساوات
نواسی کی طرح نانی سے ملنا
پریشاں ہوں گی ورنہ مائیں بہنیں
نہ میکے میں پریشانی سے ملنا
بڑوں کی خاصیت کو جذب کرنا
سو مٹی کی طرح پانی سے ملنا
مہکنا چار سو خوشبو کی مانند
ہمیشہ رات کی رانی سے ملنا

عورت کے مختلف روپ

دولتِ پیکرِ اظہار نہیں ہے عورت
زینتِ کوچہ و بازار نہیں ہے عورت

گو کہ اسلام سے بیزار نہیں ہے عورت
ترکِ عصیاں پہ بھی تیار نہیں ہے عورت

مجھ کو تسلیم کہ بدکار نہیں ہے عورت
شرعی پردے پہ بھی تیار نہیں ہے عورت

ایک عورت پہ کئی مرد فدا ہیں، پھر کیا
بدنگاہوں کی مددگار نہیں ہے عورت؟

دارِفانی کی خریدار ہے سب کچھ کھو کر
خلدِ باقی کی طلبگار نہیں ہے عورت

اک زمانے کے لیے فتنہ بنے گی صاحب
خود اگر صاحبِ کردار نہیں ہے عورت

CamScanner

چند سکّوں کے لیے بیچ دے عفت اپنی
اس قدر مفلس و نادار نہیں ہے عورت

کئی خاتون کے شوقین تو ہیں مرد مگر
کئی مردوں کی طلب گار نہیں ہے عورت

دین و ایمان کے زیور سے مزین بھی ہے
صرف فیشن کی پرستار نہیں ہے عورت

فرمانبرداریِ خاوند میں کمزور ہے وہ
کب کہا میں نے وفادار نہیں ہے عورت

اس کی دانائی کو خودغرضی چھپا دیتی ہے
یہ غلط ہے کہ سمجھدار نہیں ہے عورت

ذکر و عبادت کا نور

خلدِ بریں میں زن جو اثرِ رشکِ حور ہے
چہرے پہ اس کے ذکر و عبادت کا نور ہے

مسرور کُن ہیں منزلِ جنت کی راحتیں
جنت کے راستے میں مشقت ضرور ہے

فکرِ حیات باعثِ حزن و ملالِ زیست
ذکرِ خدائے پاک ہی وجہِ سُرور ہے

ہیں بے خبر تو دینی مسائل سے عورتیں
فیشن کا گھر گھرستی کا اعلیٰ شعور ہے

رخسانہ رخ کو کیوں نہیں رکھتی حجاب میں
دُردانہ دین داروں سے کیوں دور دور ہے

پھر دعویٰ طہارتِ قلب و نظر ہے ہیچ
معلوم کیا نہیں ہے یہ عہدِ شُرور ہے

الزامِ بدنگاہیِ مرداں قبول، پر
بے پردہ عورتوں کا نکلنا قصور ہے

شک نہ کرنا

دلِ خاوند نذرِ زک نہ کرنا
کبھی شوہر پہ ہرگز شک نہ کرنا

بزرگوں کا بیاں بتلاؤں بہنو
کہ بے جا، بے سبب، بک بک نہ کرنا

اٹھے گا اعتماد ہزبینڈ کا پھر
سو روزانہ نیا ناٹک نہ کرنا

نہ سونا روٹھ کر بھولے سے بی بی
میاں صاحب کو خوش جب تک نہ کرنا

وگرنہ بعد میں پچھتانا ہو گا
سو بیجا شغلِ لے پالک نہ کرنا

مگر تقویٰ کی رکھنا فکر ہر دم
زیادہ ذکر تم بے شک نہ کرنا

سمجھنا موردِ الزام خود کو
کبھی بھی شکوہ ہائے لک نہ کرنا

ٹھہرنا معتبر اپنوں میں، خود کو
دکانِ غیر کا گاہک نہ کرنا

حسد کی مضرتیں

راہ دوزخ کی دکھاتا ہے حسد
جلنے والوں کو جلاتا ہے حسد

جس طرح کھاتی ہے لکڑی آگ کو
نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے حسد

رب سے شکوہ فیصلے پر اعتراض
عبدِ ناشکرا بناتا ہے حسد

بے خبر رہتا ہے حاسد ظلم سے
یوں ستم حاسد پہ ڈھاتا ہے حسد

ساری دنیا کبڑی ہو میری طرح
فلسفہ کچھ یوں سکھاتا ہے حسد

پھر بھی ناممکن نہیں اس کا علاج
گو بڑی مشکل سے جاتا ہے حسد

ہو حسد جس سے تحائف دو اسے
یہ عمل دل سے مٹاتا ہے حسد

تم دعا محسود کی خاطر کرو
جان یوں خود ہی چھڑاتا ہے حسد

جب وہ آئے سامنے، کردو سلام
اس طرح خود منہ کی کھاتا ہے حسد

گر کرو محسود کا ذکرِ حسن
رفتہ رفتہ دل سے جاتا ہے حسد

پھول کی مانند

ناز شوہر کے ذرا کچھ دن اٹھا کر دیکھ لو
موم ہو جائے گا وہ، خود آزما کر دیکھ لو

گھر وہ جب دفتر سے پہنچے اس کے استقبال کو
تم ذرا تیار ہو کر مسکرا کر دیکھ لو

جب کبھی وہ روٹھ جائے، آزمانے کے لیے
پیار کے دو بول بولو اور منا کر دیکھ لو

اس کی نظروں میں اگر جچنا ہے اے میری بہن
اس کے حسنِ ذوق سے خود کو سجا کر دیکھ لو

مثلِ بلبل گر نہ شیدا ہو تو پھر کہنا مجھے
پھول کی مانند ہستی کو کھلا کر دیکھ لو

کیوں نہ ہو محبوب کی مانند وہ آنکھوں کا نور
عاشقِ ہزبینڈ تو خود کو بنا کر دیکھ لو

عرش ہل جائے تمھارے نالہ و فریاد سے
بارگاہِ حق میں اپنے لب ہلا کر دیکھ لو

آج کا کام کل پہ ٹالو مت

بے سبب اب برائی پالو مت
گھر سے باہر قدم نکالو مت

صرف شوہر پہ ہو نظر مرکوز
غیر پر تم نگاہ ڈالو مت

اپنا دامن بھی ہو گا آلودہ
کیچڑ اوروں پہ تم اچھالو مت

جانے سوچے گا کیا وہ بیچارہ
کھانا شوہر سے پہلے کھا لو مت

کم کرو گرچہ صدقہ و خیرات
حق کسی کا مگر دبا لو مت

لا کے خاوند جو بھی تحفہ دے
نقص اس میں کبھی نکالو مت

کامیابی کا گر یہی ہے اثرؔ
آج کا کام کل پہ ٹالو مت

گناہوں کا بوجھ

جو تاحال حاجت براری نہیں
تو کیوں مشغلہ آہ و زاری نہیں

گناہوں سے آیا ہے دل پر وبال
بلا وجہ یہ بے قراری نہیں

ہمارے گناہوں کا سب بوجھ ہے
صفر کا مہینہ تو بھاری نہیں

اگر نورِ سنت سے معمور ہو
مسلمان کوئی بھی ناری نہیں

محبت کے قابل نہیں وہ بشر
جو محبوبِ مولیٰ پہ واری نہیں

معاصی سے پرہیز تقویٰ ہے اصل
عبادات پرہیز گاری نہیں

کوئی دوسرا کیا رکھے اس کی لاج
جسے اپنی عصمت ہی پیاری نہیں

تو دنیا کی عشرت کا کیا فائدہ
اگر آخرت ہی سنواری نہیں

بنا لو اثر رونے والوں کی شکل
اگر اشک آنکھوں سے جاری نہیں

قطعہ

اگر شیرنی صاحبہ دل لبھائیں
تو پھر شیر صاحب نہ کیوں دُم ہلائیں
اگر سیکھ لیں چاپلوسی مؤنث
مذکر نہ کیوں ناز ان کے اٹھائیں

CamScanner

تقویٰ کا فالودہ

ہو گناہوں سے اب نہ آلودہ
کھاؤ تقویٰ کا روز فالودہ

ہیں خواتین کائنات میں یوں
پھل کے اندر ہو جس طرح گودہ

کیوں اشاعت کی منتظر ہو تم
لکھ کے مضمون اس قدر بودہ

کام بھی تو ہو قابلِ مدحت
نام تو رکھ لیا ہے محمودہ

اب چلو تم معاشرہ کے خلاف
یوں بدل دو نظامِ فرسودہ

CamScanner

ترکِ رسم و رواج لازم ہے
رہنا چاہو جو خوب آسودہ

اس پہ ہرگز نہ مطمئن ہونا
ہے جو حالت تمھاری موجودہ

اور سے اور کی تمنا ہو
بن کے اک دن رہو گی مسعودہ

رابعہ آسیہ بہت سی ہیں
کوئی عورت نہیں ہے نمرودہ

اپنے پلّو میں باندھ لو بہنو
شاہین اقبال اثر کا فرمودہ

CamScanner

بیوٹی پارلر جانے سے بچنا

ادا غیروں کی اپنانے سے بچنا
سدا نقال کہلانے سے بچنا
نہیں بننے سنورنے میں قباحت
بیوٹی پارلر جانے سے بچنا
جلانا تم وفا کے دیپ لیکن
جفا کی آگ بھڑکانے سے بچنا
ڈجیٹل کیمرہ ہو یا کوئی اور
سدا تصویر کھنچوانے سے بچنا
مسائل ہضم کرنے میں ہوں پیدا
زیادہ اس قدر کھانے سے بچنا
قناعت کا بنانا خود کو عادی
ہمیشہ ہاتھ پھیلانے سے بچنا
سمانا قلب میں عشقِ حقیقی
مجازی عشق فرمانے سے بچنا
ہمیشہ زخمیوں پہ رکھنا مرہم
کسی کو زخم پہنچانے سے بچنا

عبرت کی نشانی

تلخ ہو جائے گی تم پر زندگانی ایک دن
رنگ لائے گی تمھاری بدزبانی ایک دن

نرم خوئی کی روش تم نے نہ اپنائی تو پھر
شرم سے ہو جاؤ گی خود پانی پانی ایک دن

دائمی ہرگز نہیں یہ صحت و حسن و جمال
ڈھلنے والی ہے ضعیفی میں جوانی ایک دن

وقت کا پہیہ کبھی رکتا نہیں میری بہن
تم بھی ہو جاؤ گی نو بچوں کی نانی ایک دن

ان سیہ زلفوں پہ بالآخر سفیدی چھائے گی
ہوگی دن کی دھوپ میں راتوں کی رانی ایک دن

دشمنوں کو بے نشاں کرنے کی خواہش، الاماں
بن نہ جاؤ خود ہی عبرت کی نشانی ایک دن

ڈائجسٹ افسانہ و ناوِل کی گر خوگر رہی
خود تمھاری زندگی ہو گی کہانی ایک دن

اس زمیں پر ظلم ڈھانے والے اتنا سوچ لیں
ٹوٹ بھی سکتا ہے قہرِ آسمانی ایک دن

سوچ لینا آج بوڑھی ساس پر ہنسنے سے قبل
کل تمھیں بھی ہونا ہے ماڈل پرانی ایک دن

گر جٹھانی ناز ونخرے میں رہی مست ومگن
ساس کا دل جیت لے گی دیورانی ایک دن

مرد نے مردانگی سے گر کیا اعراض تو
مونگ سینے پر دلے گی پھر زنانی ایک دن

ازالہ

آدمیت کا بول بالا ہو
حسنِ کردار ایسا اعلیٰ ہو

موتیوں کی طرح نہ بکھرے گی
جو اکائی مثالِ مالا ہو

کیوں نہ بن جائے جامِ قند انساں
کس لیے زہر کا پیالہ ہو

کبھی بولے نہیں وہ تولے بِن
ہو زباں پر تو ایسا تالا ہو

اک ملالی کی ہے دعا یارب
اب نہ پیدا کوئی ملالہ ہو

کیوں نہ نالاں ہو مشرقیت سے
جس کو مغرب زدوں نے پالا ہو

امتِ مسلمہ ہو اب بیدار
نومِ غفلت کا اب ازالہ ہو

دین کی فہم اس کو ملتی ہے
مہرباں جس پہ حق تعالیٰ ہو

بابِ مقبولیت ہے وا اِم شب
بے اثر کیوں اثر کا نالہ ہو

حفاظت زبان کی

اللہ نے جو بخشی ہے نعمت زبان کی
کیا کیا کریں شمار کرامت زبان کی

محفوظ گر ہے رہنا جہنم کی آگ سے
کرتی رہیں ہمیشہ حفاظت زبان کی

فتنے یہ کیسے کیسے اٹھاتی ہے جا بجا
میں کیا بتاؤں کیسی ہے آفت زبان کی

ہم تو وہاں بھی اس کو چلاتے ہیں بے دریغ
ہوتی نہیں جہاں پہ ضرورت زبان کی

جو اہلِ دل ہیں اہلِ نظر ہیں جہان میں
کرتے ہیں پاسداری نہایت زبان کی

ہشیار باش! آپ کی یہ ملکیت نہیں
رکھیئے سنبھال کر یہ امانت زبان کی

قینچی کی مثل اس کو چلائیں نہ رات دن
زحمت بنے نہ حشر میں نعمت زبان کی

تیغ و تبر سے گہرا ہے لفظ و بیاں کا زخم
نشتر سے تیزتر ہے جراحت زبان کی

جس نے زبان بند کی، وہ پا گیا نجات
کم بولنا، ہے اصل کرامت زبان کی

ہم چلتے پھرتے ذکر سے بس تر رکھیں اسے
آسان کس قدر ہے عبادت زبان کی

محفوظ پھر وہ رہ نہیں سکتا بلاؤں سے
کرتا نہیں اثر جو حفاظت زبان کی

مستور رہنا چاہیے

بن کے والد کی نظر کا نور رہنا چاہیے
آپ عورت ہیں تو پھر مستور رہنا چاہیے

گلیوں بازاروں میں ہرگز مت کریں خوشیاں تلاش
چار دیواری ہی میں مسرور رہنا چاہیے

لفظِ عورت کا ہے مطلب چھپنے والی چیز جب
پھر سراپا ستر کو مستور رہنا چاہیے

خاطرِ عفت یہ بدخلقی عبادت ہے جناب
لاکھ کہتا ہے کوئی مغرور رہنا چاہیے

آپ کی عفت کا ضامن ہے یہ قانونِ حجاب
آپ کو اسلام کا مشکور رہنا چاہیے

ویڈیو، تصویر، گانے، اختلاطِ مرد و زن
ایسی تقریبات ہی سے دور رہنا چاہیے

کیوں غلامانِ جہانِ عارضی کا خوف ہو
عشقِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں مجبور رہنا چاہیے

حرفِ ''لَم یَطمِس'' پہ دنیا میں بھی ممکن ہے عمل
آپ کو جنت کی بن کر حور رہنا چاہیے

دولتِ قربِ خداوندی نہ چھن جائے اثرؔ
ہم کو جائے معصیت سے دور رہنا چاہیے

ذکرِ خدا کریں

آنکھیں اگر ہیں پاک تو ازخود جھکا کریں
دل صاف ہے تو چہرے کا پردہ کیا کریں

عشقِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دعویٰ بجا مگر
جب بات ہے، کہ حکمِ خدا پر چلا کریں

روحانیت کے حق میں یہی وجہِ مرگ ہے
امراضِ معصیت کی کوئی تو دوا کریں

محسوس مجھ کو ہوتا ہے کتنا عجیب سا
حوا کی بیٹیوں سے یہ کہنا، "حیا کریں

محبوب ہے زیادہ اگر رب کی دوستی
غافل سہیلیوں سے بھی کم کم ملا کریں

جنت نظیر ہو گی یہ دنیائے بے ثبات
شوہر کی جان و دل سے جو خدمت کیا کریں

ٹی وی و وی سی آر کے چکر کو چھوڑ کر
اب اہتمامِ ذکر و تلاوت کیا کریں

اعذار گو ہزاہا حائل رہیں مگر
اپنی کوئی نماز نہ ہرگز قضا کریں

غیبت سے چغلیوں سے تو بہتر ہے اے اثرؔ
خاموش بیٹھیں آپ، یا ذکرِ خدا کریں

CS CamScanner

والد کے جذبات بوقتِ رخصتِ بَنات

شاق ہے مانا کہ میکہ چھوڑ کر جانا تجھے
پر گوارا کب ہے ہم کو گھر میں بیٹھانا تجھے

زندگانی کے حقائق سے نہیں ممکن مفر
چاہتا ہوں اب انہی شعروں سے بہلانا تجھے

ساعتِ عیش وطرب میں شکرِ رب واجب ہے جب
کیا ضروری ہے بھلا پھر اشک برسانا تجھے

جب مجھے معلوم تھا بیٹی پرایا مال ہے
کاش میں گردانتا پہلے ہی بیگانہ تجھے

جب تلک قسمت میں تھا تو گھر کی خوشبو تھی ضرور
اب مگر سسرال کو جا کر ہے مہکانا تجھے

بابلِ دلگیر کو کیا کیجئے پڑ ہی گیا
بادلِ ناخواستہ سسرال پہنچانا تجھے

جب رضامندی کبھی خاوند کی شامل نہ ہو
پھر مناسب ہی نہیں بابا کے گھر آنا تجھے

غم نہ کرنا شکر کرنا سر پہ اک سایہ تو ہے
کردے ناخوش جب بھی خوش دامن کا فرمانا تجھے

آج سے یہ گھر تری خاطر پرایا ہو گیا
بس یہی اک مسئلہ ہے آج سمجھانا تجھے

باوجودِ ٹیڑھی پسلی گامزن ہو سوئے خلد
کام ہے بابا کا سیدھی راہ دکھلانا تجھے

بھول جانا دارِ فانی کے غمِ بے سود کو
یاد بے شک آئے گا میکے کا میخانہ تجھے

بہارِ رحمتِ پروردگار

جو بہنیں اپنے گھروں میں قرار پاتی ہیں
وہ قربِ حق کی دلوں میں بہار پاتی ہیں

جو خارِ فحش سے دامن سمیٹ کر گزریں
گلِ حیا وہ بصد افتخار پاتی ہیں

غریب پروری جن کا شعار بن جائے
جزائے خیر وہی بے شمار پاتی ہیں

جو معصیت کی خزاں سے خروج فرمائیں
بہارِ رحمتِ پروردگار پاتی ہیں

سنوارتی ہیں جو گیسوئے عارضی اکثر
وہ زلفِ عقبیٰ بہت کم سنوار پاتی ہیں

کریں جو پیار سے بچوں کی تربیت پیاری
تو پیارے رب کا یقینا وہ پیار پاتی ہیں

جو صرف سکّوں کی جھنکار پر فریفتہ ہوں
سکوں سے زیست کہاں وہ گزار پاتی ہیں

نماز و روزہ و اخلاق کا نہ ہو گر نور
تو آخرت میں یقینا وہ نار پاتی ہیں

اُن عورتوں کو سمجھتی ہے معتبر دنیا
جو شوہروں کا اثر اعتبار پاتی ہیں

گھرگھرستی کا فن

تم نہ شعر و سخن سیکھ لو بیٹیو
صرف خدماتِ زن سیکھ لو بیٹیو

پھر کسی سے کبھی بدگمانی نہ ہو
گر گرِ حسنِ ظن سیکھ لو بیٹیو

اعلیٰ تعلیم کی فکر کو چھوڑ کر
گھر گھرستی کا فن سیکھ لو بیٹیو

ماؤں کے سر بھی سسرال میں ہوں بلند
چلنا ایسا چلن سیکھ لو بیٹیو

تم نہ گاؤ فقط دارِ فانی کے گُن
آخرت کا بھجن (گیت) سیکھ لو بیٹیو

جسمِ خاکی کی تزئین بے فائدہ
صرف تعمیرِ مَن (دل) سیکھ لو بیٹیو

اہتمامِ چمن کی نہ پروا کرو
انتظامِ کچن سیکھ لو بیٹیو

بغض و کینہ عداوت نہ پائے جگہ
گر ادائے ملن سیکھ لو بیٹیو

پیرویِ زمانہ تو بے سود ہے
عشقِ شاہِ زمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیکھ لو بیٹیو

مکافاتِ عمل

شجر مقصود ہو تو تخم پھر بونا ہی پڑتا ہے
اگر پانا ہو کچھ، تو کچھ نہ کچھ کھونا ہی پڑتا ہے

مکافاتِ عمل سے بچ نہیں سکتا بشر ہرگز
جو ہنستا ہے کسی پر پھر اسے رونا ہی پڑتا ہے

اگر دنیائے دوں کی رنگرلیوں میں کوئی کھویا
اسے خلدِ بریں سے ہاتھ پھر دھونا ہی پڑتا ہے

محلّاتِ کشادہ کا مکیں ہو لاکھ دنیا میں
مگر دو تین گز کی قبر میں سونا ہی پڑتا ہے

مٹائے گر نہ ہستی کو کوئی طوعاً تو پھر کرھاً
بساطِ دارِ فانی سے فنا ہونا ہی پڑتا ہے

جو صدقِ دل سے دنیا میں اثرؔ تائب نہیں ہوتا
تو پھر عقبیٰ میں بارِ معصیت ڈھونا ہی پڑتا ہے

قربِ خدا مقصود ہے

اہلِ باطل کو مزہ مقصود ہے
حق کو بس حق کی رضا مقصود ہے

اہلِ باطن کا ہے مقصد عشقِ حق
بطن والوں کو غذا مقصود ہے

مسئلہ تکمیلِ خواہش کا نہیں
اہلِ دل کو بس دعا مقصود ہے

ثروتِ دنیائے ہرجائی نہیں
دولتِ قربِ خدا مقصود ہے

التزامِ شور و ہنگامہ نہیں
اتباعِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہے

اس کی منزل تک رسائی ہے محال
جو سمجھ لے راستہ مقصود ہے

ماسوٰی سے قلب خالی ہو گیا
اور کیا اس کے سوا مقصود ہے

کیوں اطباء کے نہیں زیرِ علاج
جب مریضوں کو شفا مقصود ہے

عقل کو ہے ظاہری رونق پسند
عشق کو دل کی ضیاء مقصود ہے

مغربیت کا ہے مقصد بے حیائی
مشرقیت کو رِدا مقصود ہے

CamScanner

اصلاحِ حالِ قلب

عقبیٰ لایزال کی تکفیر مت کرو
دنیائے بے وفا کو بغلگیر مت کرو

جوشِ غضب سے عرشِ الٰہی لرز نہ جائے
یوں دشمنانِ دین کی توقیر مت کرو

اچھی علاجِ جسم میں تعجیل ہے مگر
اصلاحِ حالِ قلب میں تاخیر مت کرو

بے شک مبذّرین ہیں اخوانِ شیاطین
اپناؤ اقتصاد کو تبذیر مت کرو

کرتے رہو معائبِ تدبیر پر نظر
لیکن کبھی شکایتِ تقدیر مت کرو

CS CamScanner

خود اپنے گھر کی تیرگی منظور ہے مگر
اغیار کے چراغ سے تنویر مت کرو

خواب و خیال اور حقیقت میں فرق ہے
دیکھو! محل ہواؤں پہ تعمیر مت کرو

اعمالِ صالحہ کا چھپانا بجا مگر
اعمالِ سیّئہ کی بھی تشہیر مت کرو

وسعت نہ ہو تو عذر کرو، کچھ نہ دو اثرؔ
لیکن کسی فقیر کی تحقیر مت کرو

CS CamScanner

امانت میں خیانت

حق تعالیٰ نے ضرور آپ کی نصرت کی ہے
راہِ تقویٰ میں اگر آپ نے ہمت کی ہے

عمر بھر نصرتِ رحمن سے محروم رہا
نفس و شیطان کی جس نے بھی حمایت کی ہے

گر ہے اعضاء و جوارِح کا غلط استعمال
یہی صورت تو امانت میں خیانت کی ہے

بے حجابانہ یہ بہنوئی سے ملنا جلنا
خاک غیروں سے نگاہوں کی حفاظت کی ہے

آبرو اب سرِ بازار لٹی ہے اس کی
جس نے اغیار کی عفت کی حفاظت کی ہے

تم سے ہی بیٹیو! بہنو! ہے گھروں کی زینت
کیا ضرورت ہی تمھیں سیر و سیاحت کی ہے

دیکھنا کیسے گوارا ہے اسے نامحرم
جس نے انوارِ حرم کی بھی زیارت کی ہے

بارشِ سنگِ ملامت کو رہیں اب تیار
شرعی پردے کی اگر آپ نے جرأت کی ہے

مرد سی شکل زنانی نے بنانی چاہی
یہ نشانی بھی اثر قربِ قیامت کی ہے

شاہین اقبال کے اشعار کا ہو جائے اثر
جونپوری نے جبھی تم کو نصیحت کی ہے

میڈیا نے سکھائی عیاری

جن کو محبوب چار دیواری
ان کی تقدیر میں نہیں خواری

ان کو بول و براز کی مانند
گشتِ بازار سے ہے بیزاری

جو مکانوں میں مثلِ گل مہکیں
وہ نہیں جانتی ہیں مکاری

کاروانِ ارم میں جو لے جائے
کارآمد ہے ایسی بے کاری

جو کبھی ''غافلات'' تھیں ان کو
میڈیا نے سکھائی عیاری

پرورش جن کی کالجوں میں ہوئی
ان کو آئے بھی کیسے گھرداری

جسم کو جو دکھاتی پھرتی ہیں
دل میں مخفی ہے ان کے بیماری
شوہروں کے لیے سنگھار نہیں
غیر کے واسطے ہے تیاری
آج قربانِ فیشنِ مغرب
کل جو سرتاج پر ہوئیں واری
دوزخی اژدھے کا خوف نہیں
چھپکلی سے ڈریں جو بے چاری
اے اثر تو صدا لگائے جا
قوم میں آ رہی ہے بیداری

CamScanner

شہزادے کی شہزادی

تمہاری جان فولادی نہ ہوگی
مشقت کی اگر عادی نہ ہو گی

نہ پابندِ غمِ عقبیٰ ہوئیں تو
غمِ دنیا سے آزادی نہ ہوگی

نہ کیوں غمناک گزرے زندگی جب
مطابق شرع کے شادی نہ ہو گی

شرِ باطل کا دروازہ کھلے گا
درِ حق کی جو فریادی نہ ہو گی

نہ ہو گا خادمہ بننے کا جذبہ
تو شہزادے کی شہزادی نہ ہو گی

رہِ حسن آفریں پر جاں لٹاؤ
یونہی طے عشق کی وادی نہ ہو گی

نہ ہو گر صحبتِ اہلِ سعادت
عطا پھر حکمتِ سعدی نہ ہو گی

زبان کے نشتر

خود کو زندہ ہی مار جاتے ہیں
وہ جو ہمت ہی ہار جاتے ہیں

حوصلہ عزم اور عمل والے
اپنی قسمت سنوار جاتے ہیں

پیار پاتے نہیں ہیں پیاروں کا
جو سمندر کے پار جاتے ہیں

بندگی کے بغیر جینا کیا
زندگی سب گزار جاتے ہیں

درحقیقت زبان کے نشتر
کر کے سینے میں وار جاتے ہیں

مر کے بھی چین پا نہیں سکتے
حق جو اوروں کا مار جاتے ہیں

جاںنثارانِ حق رہِ حق میں
جان کر کے نثار جاتے ہیں

دل مہکتے ہیں ان کی یادوں سے
جو چمن کو نکھار جاتے ہیں

گلِ نوخیز

رہِ دنیا میں خود کو تیز کرنا
معاصی سے مگر پرہیز کرنا

زمانہ ظلم کی دے گا مثالیں
نہ خود کو پیروئے چنگیز کرنا

بظاہر بولنا انگلش الگ بات
بباطن خود کو مت انگریز کرنا

جو چاہو سرخروئی راہِ حق میں
لڑائی نفس سے خونریز کرنا

بڑھے رفتار نامحرم کے دل کی
نہ یوں گفتار دل آویز کرنا

بڑھانا حوصلہ کھلتی کلی کا
نہ توہینِ گلِ نوخیز کرنا

رسائی کیوں نہ ہو بابِ اثر تک
اثر نالہ اثر انگیز کرنا

باغِ دین کی تزئین

سدا معروف کی تلقین کرنا
کہ باغِ دین کی تزئین کرنا

بچانا آہِ مظلوماں سے خود کو
نہ ہرگز ظلم کی تمرین کرنا

مزاجِ عشق کی تعمیر کر کے
مذاقِ بغض کی تدفین کرنا

مری مانو! جو اہلِ عقل ہو تم
نہ اہلِ عشق کی توہین کرنا

بلاناغہ نمازِ فجر پڑھ کر
تلاوت سورۂ یٰسین کرنا

نہ ہونا تم بتانِ سنگ کے سنگ
نہ ہرگز جرم یہ سنگین کرنا

ہے طوقِ سادگی میں حسن پنہاں
نہ اپنے ذوق کو رنگین کرنا

زمیں میں دفن ہونا ہے بہرحال
نہ خود کو خوگرِ قالین کرنا

مثالِ چین بنا خود کفیل اب
نہ خود کو بت کا خوشہ چین کرنا

بجائے گرلِ عہدِ نو کی خود کو
پرانے دور کی پروین کرنا

اگر اقبال کی تم کو طلب ہے
تو پھر خود کو اثرؔ شاہین کرنا

ہمارا عزم

زیادہ بولنے والے ہی دکھ اٹھائیں گے
جو چپ رہیں گے یقیناً نجات پائیں گے

جب ان سے مل کے محبت سے مسکرائیں گے
غمِ جہان کو سرتاج بھول جائیں ے

ہمیں نہ گردشِ دوراں ڈرائے زخموں سے
کہ ہم تو زخم کو سہہ کر بھی مسکرائیں گے

اکڑ کے بیٹھنا نادانوں کا طریقہ ہے
جو روٹھ جائیں گے دلدار تو منائیں گے

کریں گے وہ اگر اصرار اپنی ضد پہ کبھی
تو ہار مان کے دل ان کا جیت جائیں گے

زباں پہ پہرے بٹھائیں گے دل پہ کر کے جبر
ہم اپنے اشک کے موتی مگر لٹائیں گے

زباں کے تیر سے وہ دل دُکھائیں گے جب بھی
تو قلبِ خستہ شکستہ انہیں دِکھائیں گے

ہمارا جسم یہ مانا کہ منحنی ہے مگر
ہمارا عزم ہے بارِ وفا اٹھائیں گے

ہمیں ہے سیر سے تفریح سے بڑی وحشت
ہم اپنے گھر میں ہی رہ کر سکون پائیں گے

☆☆☆

سریع الاثر دعا

مانگے خلوصِ قلب سے کوئی اگر دعا
پھر کس لیے نہ پائے گی بابِ اثر دعا

فوراً نہ ہو ظہور تو یہ بات اور ہے
لیکن قبول ہوتی ہے مومن کی ہر دعا

گر خیر کی دعا نہ ہو مقبول تو ضرور
کرتی ہے دور مانگنے والے سے شر دعا

ہو جاؤں میں شہید دیارِ حبیب ﷺ میں
حضرت عُمرؓ نے مانگی یہی عمر بھر دعا

عشاقِ حق کو رہتا نہیں احتیاجِ حرف
مجروح روح، قلبِ تپاں، چشمِ تر دعا

مومن کرے جو مومنِ غائب کے واسطے
بے شک وہی دعا ہے سریع الاثر دعا

لاکھوں وظائف اور ہزاروں ہوں منتیں
تاثیر میں ہر ایک سے بڑھ کر مگر دعا

خواہشِ نفس پامال کرنا

نہ تم صَرف ہم پر زر و مال کرنا
تحائف دعاؤں کے ارسال کرنا

رہے فکرِ اصلاحِ اعمال خیش اب
نہ تم شکوۂ کارِ عُمّال کرنا

اگر روندنا چاہتے ہو کوئی شے
تو تم خواہشِ نفس پامال کرنا

جو چاہو سہولت سے یہ روح نکلے
نہ کوٹھی نہ بنگلوں کا جنجال کرنا

نہ گزرے کوئی لمحہ غفلت میں ہرگز
بسر یوں ہی اپنے مہ و سال کرنا

نوافل وظائف نہ ہوں بات دیگر
مگر شرعی پردہ بہرحال کرنا

جو کام آئیں مرنے کے بعد آخرت میں
اثرؔ جیتے جی ایسے اعمال کرنا

فہم وفراست

بزرگوں کی سدا تعظیم کرنا
کبھی ان سے نہ تم تقدیم کرنا

روایاتِ کہن کو چھوڑنا مت
اگر حاصل نئی تعلیم کرنا

اگر فہم و فراست کی طلب ہے
تو حاصل دین کی تفہیم کرنا

نہ جتلانا کبھی غیروں سے اخلاق
مگر خاوند کی تکریم کرنا

نہ بے جا بات پر ڈٹنا کبھی تم
سدا اپنی خطا تسلیم کرنا

مٹانا ہو اگر بغض و عدوات
محبت مستقل تقسیم کرنا

نہ کرنا دین میں تحریف ہرگز
نئی تہذیب میں ترمیم کرنا

برائے عصمت و حرمت ہمیشہ
تلاوت سورۂ تحریم کرنا

اثرؔ اپنانا عجز و انکساری
بتِ کبر و انا دونیم کرنا

پیکرِ اخلاق

کتابِ خُلق کے اوراق ہو کر
جیو تم پیکرِ اخلاق ہو کر

سمجھ کر سوچ کر بولو میاں سے
نہ گزرے کوئی فقرہ شاق ہو کر

دلِ خاوند بھی ہو جائے روشن
رہو تم اس طرح چقماق ہو کر

کہ جیسے بعد برسوں کے ملے ہوں
ملو شوہر سے یوں مشتاق ہو کر

رواں ہے زندگی سیلِ طرب میں
نہ گزرے وقت کیوں برّاق ہو کر

افق کے پار کیوں خاوند دیکھے
رہو تم زینتِ آفاق ہو کر

کتابِ زندگی میں ہو نمایاں
وفا و مہر کے اسباق ہو کر

قوافی تنگ ہوتے جا رہے ہیں
اثر پر شاعرِ مشاق ہو کر

زندگی آسان

جیو اب عدل کا عنوان ہوکر
نہ ڈھاؤ ظلم تم انسان ہو کر

نہ مشکل کو کبھی مشکل سمجھنا
کٹے گی زندگی آسان ہو کر

ہے کیوں ٹی وی کھلا چوبیس گھنٹے
ہے کیوں جزدان میں قرآن ہو کر

صلوٰۃ و صوم و پردہ سب سے غفلت
یہ حالت صاحبِ ایمان ہو کر

بتوں کے عشق میں رسوا ہوئے ہم
خدائے پاک سے انجان ہو کر

کریں آبادیِ عقبیٰ کے ساماں
رہیں دنیا میں ہم مہمان ہو کر

مَرے ہر ہر نفَس خواہش کے ہاتھوں
جئے بندہ جو نافرمان ہو کر

اگر وہ کھینچ لے رسّی اچانک
تو رہ جائیں خطا اوسان ہو کر

اثرؔ بتلاؤ تم شیطان کے دوست
ہو کیونکر بندۂ رحمن ہو کر

سنت پہ چلنا

ہو فرصت تو اللہ کو یاد کرنا
موبائل میں مت وقت برباد کرنا

سیاست سے برباد کرنا نہ دل کو
تلاوت سے اب دل کو آباد کرنا

اگر کوئی حاجت تمھیں پیش آئے
تو وقتِ سحر رب سے فریاد کرنا

خدا ہی سے امیدِ انعام رکھنا
طلب اہلِ دنیا سے مت داد کرنا

چچازاد یا ماموں زاد آئے جس دم
تو پرہیز تم مثل ہمزاد کرنا

CS CamScanner

شریعت پہ سنت پہ چلنا ہمیشہ
کبھی کوئی بدعت نہ ایجاد کرنا

معیشت میں مقصود ہو گر ترقی
غریبوں کی ہر طرح امداد کرنا

مراد اے اثرؔ جونپوری ہو پوری
ارادے کو مانندِ فولاد کرنا

شہادت سعادت ہے

شہادت سعادت ہے تم غم نہ کرنا
سعادت کے ملنے پہ ماتم نہ کرنا

یہ ہے احترامِ محرم کا حاصل
خرافاتِ ماہِ محرم نہ کرنا

بہت بُعد ہے سنتوں بدعتوں میں
کبھی حق کو باطل میں مُدغم نہ کرنا

نہیں بحث و تمحیص کا فائدہ کچھ
بلاوجہ یوں جنگ باہم نہ کرنا

بھلائی کو بھولے سے بھی مت بھلانا
برائی کا عزمِ مصمم نہ کرنا

جو عشقِ رسالت کی چاہت ہے تم کو
تو حبِ صحابہؓ کبھی کم نہ کرنا

نظر آئے گی منزلِ معرفت بھی
چراغِ محبت کو مدّھم نہ کرنا

فکر کی قندیل

نہ ہرگز بحث و قال و قیل کرنا
کہ حکمِ شرع کی تعمیل کرنا

نہ رکھنا خود سے ہرگز خوش گمانی
گمانِ غیر میں تاویل کرنا

بہت دشوار ہے اجرا عمل کا
ہے آساں علم کی تحصیل کرنا

وگرنہ پست ہو جائے گا کردار
نہ استعمال اونچی ھیل کرنا

اگر ہے روح کی تکریم مقصود
تو اپنے نفس کی تذلیل کرنا

اگر جینا ہے صحّت مند ہو کر
نہ چھوٹی چھوٹی باتیں فیل کرنا

اگر کلفت مٹانا ہے میاں کی
عبور الفت کا سنگِ میل کرنا

جو ذہن و قلب میں چھائے اندھیرا
تو روشن فکر کی قندیل کرنا

شیر و شکر

تہذیبِ نو کی ماری جو بن سنور رہی ہیں
کتنی نگاہیں ان کو مجروح کر رہی ہیں

جو خود کو کر رہی ہیں شرم و حیا سے خالی
وہ نامۂ عمل کو عصیاں سے بھر رہی ہیں

آباد ہو نہ پائے گا ان کا دل کبھی بھی
جو وقت غیبتوں میں برباد کر رہی ہیں

چمکے گا گرچہ ظاہر، باطن سیاہ ہو گا
جو بیوٹی پارلر میں جا کر نکھر رہی ہیں

روزِ جزا یقیناً اس کا سوال ہو گا
جو کر کے عہد و پیماں ان سے مکر رہی ہیں

خوفِ خدا نہیں پر، مخلوق سے ہیں خائف
ظاہر میں ہیں بہادر باطن میں ڈر رہی ہیں

CS CamScanner

ہے باپ اور بھائی کے سامنے خموشی
خاوند کے مقابل لیکن بپھر رہی ہیں

دانا حیاتِ باقی کے واسطے ہیں کوشاں
نادان ہیں جو فانی دنیا پہ مر رہی ہیں

تم نے ہی کلفتوں کو دل میں بسایا ورنہ
ہیں وہ بھی عورتیں جو شیر و شکر رہی ہیں

ایسی ریاستیں تو تاحال ہیں مقید
صدیوں جو کافروں کے زیرِ اثر رہی ہیں

وجہِ عار

اگر تم دیر سے بیدار ہو گی
تو رفتہ رفتہ پھر بیمار ہو گی

پڑھو گی فجر اول وقت میں تو
خدا کے ذکر سے سرشار ہو گی

برائی کا بھی دروازہ کھلے گا
برائے غیر گر تیار ہو گی

ہمیشہ خوش رہو گی زندگی میں
جو خوشدامن کی خدمتگار ہو گی

کرو گی گر لگائی اور بجھائی
تو خود بھی مبتلائے نار ہو گی

سکوں اپنا بھی پھر برباد ہو گا
جو سب سے برسرِ پیکار ہو گی

اگر دیکھو گی ''ٹی وی'' دو دو گھنٹے
نظر نامحرموں پر چار ہو گی

اٹھے گا جبکہ غیرت کا جنازہ
عمارت شرم کی مسمار ہو گی

خدا کے سامنے جب ہو گی حاضر
خود اپنی ہستی وجہِ عار ہو گی

کرو گی گر نگاہوں کی حفاظت
نظر کون و مکاں کے پار ہو گی

وہاں پاؤ گی جنت کی بہاریں
یہاں گر صاحبِ کردار ہو گی

"مجموعہ ہائے محاسن"

برائے حسینانِ محسن ہے پردہ
کہ عورت کی عفت کا ضامن ہے پردہ

معاصی اندھیرا ہے نیکی اجالا
ہے بے پردگی رات تو دن ہے پردہ

بیاں کیجے پردے کی کیا کیا فضیلت
کہ مجموعہ ہائے محاسن ہے پردہ

تو فحاشی عریانی خود ہو گی آؤٹ
ہمارے گھرانے میں گر اِن ہے پردہ

کرے سدِ بابِ رہِ بدمعاشی
شرافت کا دراصل سائن ہے پردہ

نہ کیوں اہلِ ظاہر کے حق میں اجل ہو
کہ پروردۂ اہلِ باطن ہے پردہ

اسالیبِ شرم و حیا کا محافظ
مضامینِ مخرب کا ماحِ ہے پردہ

ہیں اب بھی روایاتِ اسلاف باقی
بہت کم ہے موجود لیکن ہے پردہ

محلاتِ زردار محروم اکثر
دیارِ مساکیں میں ساکن ہے پردہ

کیا باحمیت خواتیں نے ثابت
اثر دورِ حاضر میں ممکن ہے پردہ

اگر توبہ کرو

گناہوں سے اگر تم دور ہو گی
تو مثل رابعہ مشہور ہو گی

ملے گا شرم و عفت کو تحفظ
اگر پردے میں تم مستور ہو گی

اندھیرے معصیت کے جب چھٹیں گے
یقیناً نور سے معمور ہو گی

اگر ناظر بنی اغیار کی تو
یقیناً ایک دن منظور ہو گی

بنے گا ایسی باتوں کا فسانہ
جہاں میں بے حیا مشہور ہو گی

اگر توبہ کرو گی سچے دل سے
تو اس میں شک نہیں مغفور ہو گی

رہی دنیا میں بن کے مثلِ مریم
تو جنت میں بھی رشکِ حور ہو گی

عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

کیجئے پردہ حیا فرمائیے
کچھ تو اب خوفِ خدا فرمائیے

توڑ دے دم بے حیائی کی وبا
زیب تن ایسی عبا فرمائیے

گر امارت کی طلب ہے خلد میں
کچھ غریبوں کو عطا فرمائیے

واں اگر چاہیں ہمیشہ کا شباب
یاں جوانی کو فدا فرمائیے

ہو چکی ہے اب بدی کی انتہا
نیکیوں کی ابتدا فرمائیے

کر رہے ہیں ہم ہدایت کی دعا
آپ بھی تو کچھ دوا فرمائیے

ہے وہی مشکل کشا حاجت روا
یاخدا ہی یاخدا فرمائیے

فکرِ دنیا کے اندھیرے میں اثر
دین کا روشن دیا فرمائیے

CamScanner

روشن دیا

روزافزوں عاملوں کا کاروبار
چھپ رہے ہیں مہنگے اشتہار
بِک رہے ہیں پھول کے بدلے میں خار
مل رہے ہیں ایک کے بدلے میں چار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

سر پہ ہر دم سحر کا سودا سوار
نسبتِ جنات وجہِ افتخار
راہِ سنت اور شریعت سے فرار
دولتِ دنیا و دیں دونوں پہ وار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

مسئلہ ہو کس قدر بھی جاندار
ماننے میں ہار کے آتی ہے عار
اب خدائی کے بنے ہیں دعوے دار
بندگانِ بے بس و بے اختیار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

دیکھیے تو متقی پرہیزگار
جانچیے تو خُلق و تقویٰ کا مزار
شکلِ ماہی میں چھپے بیٹھے ہیں مار
جب ہی کرتا ہوں نصیحت بار بار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

سن لو اِک قطبِ زمانہ کا حصار
گر یہ شک ہو جن ہوا کوئی سوار
پڑھ لو بس بعد از نماز اب سات بار
یا قہارُ یاقہارُ یاقہار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

ہوں گی مکروہات سب مرغوب بھی
ہو گا فوراً حاصلِ مطلوب بھی
آئے گا قدموں میں خود محبوب بھی
آپ بس دے دیجیے پندرہ ہزار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

شیشے چٹخیں پتھروں میں آئے دن
فتنے برپا ہیں گھروں میں آئے دن
عاملوں کے چکروں میں آئے دن
عزتیں ہوتی ہیں کتنی تار تار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

گوشت ہُدہُد کا بھی پا لیتے ہیں وہ
کالا بکرا بھی منگا لیتے ہیں وہ
سوئیاں گیارہ لگا لیتے ہیں وہ
مختصر مزدوری اور تگڑا پگار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

عاملوں سے مل کے کروائیں عمل
سب مسائل کا ہے گویا ایک حل
عقل میں شاید کہ آیا ہے خلل
کرتے ہیں بے عقل ان پر انحصار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

مذہب و عقل و عقیدہ برطرف
دائیں بائیں باہر و اندر طرف
گاؤں گاؤں شہروں شہروں ہر طرف
قائم ایمان و توکل کے مزار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

سانپ کی مانند سب کو ڈس گئے
خود فراڈی ہنستے ہنستے بس گئے
جال میں جو عاملوں کے پھنس گئے
رو رہے ہیں آج بھی وہ زار زار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

لائیے ایمان حق پر بے دلیل
حسبُنا اللہ پڑھیے تو نعمِ وکیل
خود فنا کر دے گا ہر بندش کی کیل
قلب کو آ جائے گا یکسر قرار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

بدلیں گے حالات گھر کے دیکھئے
قلب کو مضبوط کر کے دیکھئے
قادرِ مطلق سے ڈر کے دیکھئے
جن، چڑیل، آسیب سب ہوں گے فرار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

بچنا ہے گر آپ کو آسیب سے
خرچ کیجئے سو روپے اب جیب سے
استفادہ کیجئے یوں سیب سے
اقویٰ دل پر کیا کرے آسیب وار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

فاسقوں کو تنگ تو کرتے ہیں جن
اہلِ تقویٰ سے مگر ڈرتے ہیں جن
متقی کے خوف سے مرتے ہیں جن
اہلِ دل پر سب ہی ہوتے ہیں نثار
عاملوں کے چکروں سے ہوشیار!

آتشِ غم کا دھواں

خار و خس رہ گئے گلستاں اٹھ گیا
سر سے ماں باپ کا سائباں اٹھ گیا

کیوں زمینِ محبت نہ بنجر ہو پھر
ابرِ رحمت بھرا آسماں اٹھ گیا

جس کے دم سے بہاروں کی تھی آبرو
کر کے ہم کو سپردِ خزاں اٹھ گیا

باعثِ صد مسرت تھا جو دہر میں
دے کے ہم کو غمِ ناگہاں اٹھ گیا

جس نے خوشیاں بکھیریں صدا زیست میں
کر کے غم کی رقم داستاں اٹھ گیا

CamScanner

کوششِ ضبط ناکام ہی رہ گئی
آتشِ غم کا دل سے دھواں اٹھ گیا

اب زمیں پر ٹھکانہ بھی بے سود ہے
عیش و عشرت لُٹی آشیاں اٹھ گیا

کوئی پل کوئی لمحہ نہیں معتبر
اعتبارِ زمین و زماں اٹھ گیا

اب جہاں جاؤں لگتا نہیں جی، اثرؔ
وہ اٹھے گویا سارا جہاں اٹھ گیا

اللہ کو پکارو

اپنی عادات کو نکھارو تم
اپنے اخلاق کو سنوارو تم

ہو گی روحانیت بھی پھر زندہ
خواہشِ نفس کو تو مارو تم

جیتنا ہے جو جیتے جی جنت
دیکھو ہمت کبھی نہ ہارو تم

سب بتوں سے کنارہ کش ہو کر
ایک اللہ کو پکارو تم

ہو نہ دنیائے دوں پہ قرباں اب
جانِ جاناں پہ جان وارو تم

ہو نہ بدخلقی سے خزاں ہرگز
گلشنِ زیست کی بہارو تم

آئے پیروں تلے اثرؔ منزل
سر سے خناس گر اتارو تم

زیب وزینت

سنبھالو فقط اپنا گھربار تم
بلاوجہ جاؤ نہ بازار تم

کہ پردے کا مقصد ہی ہو جائے فوت
نہ برقع پہننا بھڑکدار تم

گھرانے میں مقبول ہونا ہے گر
تو کھانے پکانا مزیدار تم

اگر اچھی صحت ہے مطلوب تو
علی الصبح ہو جاؤ بیدار تم

جو چاہو گھرانہ ہو جنت نظیر
نہ شوہر سے لڑنا خبردار تم

سمجھنا نہ اوروں سے خود کو بلند
اگر واقعی ہو سمجھدار تم

CamScanner

تمہیں فکر عقبیٰ ہی کافی ہو بس
نہ پالو زمانے کے افکار تم

کیا غم جو برداشت سسرال میں
تو میکے میں کرنا نہ اظہار تم

ملے زیب و زینت پہ تم کو ثواب
جو شوہر کی خاطر ہو تیار تم

کرو شکر نعمت کا ہر دم اثرؔ
حسد کی نہ ہو جاؤ بیمار تم

غصہ مت کرنا

گھر بسانا خانہ آبادی کے بعد
غصہ مت کرنا کبھی شادی کے بعد

تیسری وادی کرے انساں طلب
سونا و چاندی کی دو وادی کے بعد

قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے پیٹ
حرص اور لالچ کی صیادی کے بعد

قہر سے پہلے ہی توبہ کیجئے
ورنہ پچھتاوا ہے بربادی کے بعد

شیریں بننے کی حماقت سے گریز
منتظر ہے موت فرہادی کے بعد

جو بھتیجے اور بھانجے ہوتے ہیں
وہ بدل جاتے ہیں دامادی کے بعد

بھول جاتے ہیں یہ ظالم لوگ کیوں
ہے جہنم بھی تو جلادی کے بعد

قیدِ نفس و شیطاں میں محبوس ہیں
اہلِ پاکستان آزادی کے بعد

دارِ فانی میں کسے حاصل قرار
دادا بھی رخصت ہوئے دادی کے بعد

حق بات کہنا

اثرؔ دن کو دن رات کو رات کہنا
بنے جان پر بھی تو حق بات کہنا

عبادات کو تم بتانا عبادات
خرافات کو تم خرافات کہنا

شکار اب نہ ہونا کہیں مصلحت کا
سو نکلے جو دل سے وہی بات کہنا

ہے افواہ پھیلانا شیطانی حرکت
نہ اوروں سے جھوٹی حکایات کہنا

جو آ جائے حالت خلافِ طبیعت
گناہوں کی اس کو مکافات کہنا

CS CamScanner

بتانا موبائل کو پونی ملاقات
اگر خط کو آدھی ملاقات کہنا

کفایت شعاری و سادہ مزاجی
اسے تم شریعت کی برکات کہنا

تو سنت کے سانچے میں ڈھل جانا خود بھی
اگر نعت پڑھنا اگر نعت کہنا

یہ ہے شہرِ قائد کا حصہ اثرؔ اب
نہ سرجانی کو تم مضافات کہنا

CS CamScanner

کیے جاؤ چراغاں

کیا فائدہ پردے کا جو چہرہ نظر آئے
برقع میں بھی گر حسنِ سراپا نظر آئے

گو لاکھ نظر پاک ہے اور صاف ہے دل بھی
دیکھے جو نظر باز تو کیا کیا نظر آئے

گر گھر میں رہے صاحبِ ایمان کی عفت
کیوں برسرِ بازار تماشہ نظر آئے

ہے روشنی اسلام کی ہر حکم سے ظاہر
اندھے کو مگر کیسے اجالا نظر آئے

وہ شرعی نہیں پردۂ رسمی ہے یقیناً
پردے میں جو پکتا ہوا زردہ نظر آئے

CamScanner

جسمانیت تو بندۂ مومن کی نہیں کم
روحانی اعتبار سے مردہ نظر آئے

عورت کا اسے نام دیا جائے تو کیونکر
گر میڈیا پہ حسن کا جلوہ نظر آئے

"ایل سی ڈی" و"ٹی وی" کی کرامت کوئی دیکھے
اطفال کی آنکھوں پہ بھی چشمہ نظر آئے

در دوپہر چراغ لیے ڈھونڈ رہا ہوں
انسان کوئی دہر میں سچا نظر آئے

احوال میں پیچھے ہے تو اقوال میں آگے
یوں مردِ مسلمان معمہ نظر آئے

کیوں دل ہے شبِ تیرہ سے مایوس تمھارا
آنکھیں تو کرو وا کہ سویرا نظر آئے

CamScanner

متاعِ زیست

حقائق ہیں یہی بے شک زمینی
اجل ہر ہر بشر کی ہے یقینی

تجھے زیبا نہیں مکشوف ہونا
تری فطرت میں ہے پردہ نشینی

ہمیں در در پھرائے گی جہاں میں
درِ اغیار کی یہ خوشہ چینی

غمِ دنیا سے پا جاؤ خلاصی
اگر تم سیکھ لو خندہ جبینی

مروت خلق و ہمدردی ہے ناپید
ہمارا عہد ہے عہدِ مشینی

لٹایا ہم نے خود سرمایۂ دیں
متاعِ زیست ہم سے کس نے چھینی

کرو دنیا میں تیاریِ عقبیٰ
یہی ہے درحقیقت دوربینی

پڑھیں قرآن دیں ایماں کی دعوت
چڑھے پروان یوں رجحانِ دینی

اگرچہ بطن میں تیزابیت ہے
نہیں چھوڑی اثرؔ نے چائے پینی

دین کا سامان نہیں

تو بنتِ مسلمان ہے حیوان نہیں ہے
بے پردہ نظر آنا تری شان نہیں ہے

ایمان زباں پر ہے مگر دل میں بغاوت
گو جسم ہے مومن کا مگر جان نہیں ہے

پھرتی ہوں جہاں عورتیں خود نیم برہنہ
اس شہر کو پھر حاجتِ شیطان نہیں ہے

ہمشیر تجھے فائدے کی بات بتاؤں
برقع میں ترا کوئی بھی نقصان نہیں ہے

ایماں کی حلاوت کو کبھی پا نہیں سکتا
خواہش جو تری دین پہ قربان نہیں ہے

CS CamScanner

منزل سے بھٹکنا ہی مقدر ہے بشر کا
رہبر ہی اگر زیست کا قرآن نہیں ہے

ناراض ہے خوشیوں کی جزا بانٹنے والا
بے وجہ مسلمان پریشان نہیں ہے

افسوس تو یہ ہے کہ مسلماں کی دکاں میں
سب کچھ ہے مگر دین کا سامان نہیں ہے

آنکھوں سے اثر شوکتِ اسلام کو دیکھے
اب اس کے سوا کوئی بھی ارمان نہیں ہے

اثرؔ جونپوری کا مکتوب

عاجزی انکساری تو مطلوب ہے
کبر و نخوت مگر فعل معیوب ہے

جو چرا لیتے ہیں اولیاء کے طریق
درحقیقت یہ چوری تو مندوب ہے

حسن پر جس کے اہلِ وفا ہیں فدا
سات پردوں کے اندر وہ محجوب ہے

جلد پائے گا وہ نسبتوں کا ثمر
شجرۂ اولیاء سے جو منسوب ہے

حلم و برداشت کا مادّہ ہی نہیں
کیا غضب ہے غضب سے تو مغلوب ہے

دعوتِ قہر دیتا ہے تیرا عمل
گرچہ لب پر ترے غیر مغضوب ہے

راہِ محبوبِ ربِ دوعالم پہ چل
تجھ کو بننا اگر رب کا محبوب ہے

روزافزوں رہے ذوقِ دینی کتب
یہ اثرؔ جونپوری کا مکتوب ہے

CS CamScanner

جذبۂ خدمت

جو چاہو زیست کو پرنور کرنا
دل حسنِ خلق سے معمور کرنا

سدا خوش رہنا تم شوہر کے ہمراہ
یونہی ماں باپ کو مسرور کرنا

سدا عجز و فنا سے کام لینا
نہیں خود کو کبھی مغرور کرنا

نہ دینا موقعِ شکوہ شکایت
تم اس کی کاوشِ بھرپور کرنا

بری خواہش کی گر تصویر ابھرے
تو شیشہ دل کا چکناچور کرنا

نہ رد کرنا کبھی احکامِ خاوند
مری درخواست کو منظور کرنا

کبھی خاوند کو ساس و سسر سے
الگ ہونے پہ مت مجبور کرنا

ہو رہنا جذبۂ خدمت سے سرشار
نہ خود کو کام سے مفرور کرنا

بسانا فکرِ عقبیٰ جان و دل میں
غمِ دنیا کو یوں کافور کرنا

ستاری کی چادر

تم ان سے رابطہ رکھا نہ کرنا
کہا کرتے ہیں جو پردہ نہ کرنا

ہے گر مطلوب خوشنودی خدا کی
کبھی خاوند پر غصہ نہ کرنا

نہ ہونا آشنائے غیر محرم
خود اپنے آپ کو رسوا نہ کرنا

خدائے پاک کے حکموں کے آگے
بتان دہر کی پروا نہ کرنا

جو ستاری کی چادر اوڑھنی ہے
کسی کے عیب کا چرچہ نہ کرنا

کرم کر کے اگر احساں جتایا
برابر ہے کرم کرنا نہ کرنا

تفکر ہو مگر خلقِ خدا میں
خدا کی ذات میں سوچا نہ کرنا

بڑھے گی حرص دل تڑپے گا آخر
پرائے مال کو دیکھا نہ کرنا

تمہارا درد داروئے اثر ہے
خدایا درد کو اچھا نہ کرنا

عمل کی بات

یہ کام امتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مائیں کرتی ہیں
کہ دشمنوں کے لیے بھی دعائیں کرتی ہیں

نہ چادروں کو حقارت سے مسترد کیجے
کہ عفتوں کی حفاظت ردائیں کرتی ہیں

زباں کی شیرنی حاصل کریں وہ کوئل سے
جو مثلِ زاغ و زغن کائیں کائیں کرتی ہیں

مقابلہ ہو اگر گفتگو کا جیتیں جنگ
عمل کی بات ہوتو دائیں بائیں کرتی ہیں

خطا نشانہ نہیں ہوتا گرچہ بندوں پر
خدا کی راہ میں لیکن خطائیں کرتی ہیں

وہ گفتگو کی طوالت کو کم نہیں کرتیں
پہ مختصر وہ ہمیشہ غذائیں کرتی ہیں

ہمارے سائیں کا سایہ سروں سے اٹھا ہے
فضائیں جب ہی اثر سائیں سائیں کرتی ہیں

حقیقتوں کا انکشاف

جو گردِ آئینۂ دل کو صاف کرتے ہیں
جدال و جنگ سے وہ انحراف کرتے ہیں

خدائے پاک بھی کرتا ہے درگزر ان سے
جو بندگانِ خدا کو معاف کرتے ہیں

بتانِ سنگ کو باہر نکالنا ہو گا
خدا کے گھر میں اگر اعتکاف کرتے ہیں

فضائے قربِ خدا جن کو راس آتی ہے
ہوائے نفس کے ہر دم خلاف کرتے ہیں

نہیں ہے چرب زبانی کا تجربہ ان کو
جو سادہ لوح ہیں وہ بات صاف کرتے ہیں

یہ اختلاف کہ رحمت برائے امت ہے
یہ اہلِ علم جبھی اختلاف کرتے ہیں

کہانیوں سے نہیں اہلِ دل کو بہلاتے
حقیقتوں کا اثر انکشاف کرتے ہیں

باب العافیہ

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی فریاد

مرے دشمنوں کی ادا ہے یہ
مرے عصمتوں کی سزا ہے یہ
میں کنیزِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں
مجھے فخر اس پر، بجا ہے یہ

میں کہ بے قصور ہوں بے خطا
مری سب سے بڑھ کر خطا ہے یہ
مری حق پرستی ہی جرم ہے
نہیں راز کس پر کھلا ہے یہ

مجھے وحشیوں سے نجات دے
مرے رب سے میری دعا ہے یہ

بڑا امتحان ہے زندگی
دلِ مبتلا کو پتا ہے یہ
تری منزلوں کا ہو کیف کیا
ترے راستے کا مزہ ہے یہ
وہ جو امن کے ہیں پیامبر
کریں ظلم ہر سو روا ہے یہ
وہ اتر نہ جائے بیک عذاب
کہ جو طاقتوں کا نشہ ہے یہ
مرے بھائی بہنوں کو شاد رکھ
دلِ غمزدہ کی صدا ہے یہ
نہ تُو ایسے بھائی سے رکھ امید
کہ سدا سے غفلت زدہ ہے یہ
وہ جو تجھ پہ مشقِ ستم کریں
انہی طاقتوں کا گدا ہے یہ

CS CamScanner

مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

کروڑوں بھیّا کی میں ہوں بہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا
مرا مقدر ہے ظلم سہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

ہر ایک کاوش حصولِ انصاف کی جو ناکام ہو گئی تو
لباس صبر و رضا کا پہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

یہاں ہے شیطان بھی پشیماں یہاں پہ حیوان بھی خجل ہے
یہاں ہے انسانیت برہنہ مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

وطن ہی تنہا نہ چُھٹ چکا ہے مرا تو سب کچھ ہی لُٹ چکا ہے
وطن کی یادیں ہیں میرا گہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

تمہیں تو اپنے ہی مشغلوں سے نہیں ہے فرصت کہ حال پوچھو
مجھے ہے زنداں میں زندہ رہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

نہ دامنِ عافیہ میں عفت نہ آنگنِ قلب میں ہے رقت
ہوئے ہیں موقوف اشک بہنا مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا

CamScanner

ڈاکٹر عافیہ کی فریاد

شریر جان لیں، ناواقفِ شرور ہوں میں
مرا قصور یہی ہے کہ بے قصور ہوں میں

وہ بے بسی ہے کہ صیاد مجھ پہ ہنستے ہیں
شدید حبس میں منجملۂ طیور ہوں میں

مری خوشی پہ مسلط ہیں سنگدل بدبخت
غمِ حیات کے زخموں سے چور چور ہوں میں

کیا ہے قوتِ طاغوت نے تباہ مجھے
جبھی تو قوتِ طاغوت سے نفور ہوں میں

جو دوزخی ہیں وہ تذلیل میری کرتے ہیں
انہیں خبر نہیں خلدِ بریں کی حور ہوں میں

ہیں قلب و روح تو آزاد تادمِ آخر
بہ اعتبارِ بدن قید میں ضرور ہوں میں

مگر ہے آج بھی اپنے وطن میں دل میرا
اگرچہ اپنے وطن سے بہت ہی دور ہوں میں

یہی ہے زیست کی پہلی و آخری خواہش
کہ در پر آپ کے حاضر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں میں

CS CamScanner

دیر ہے اندھیر کب ہے

ہے یہ فریادِ مسلسل درگہِ رحمان سے
اب مجھے آزاد فرما نرغۂ شیطان سے
عافیہ کو عافیت دے ظلم کے طوفان سے

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

رحم کے قابل جہاں میں بے نوائی ہے مری
علم میں تیرے یقیناً پارسائی ہے مری
اک انا کا مسئلہ لیکن رہائی ہے مری

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ملک سے مانند میت کے نکالا ہے مجھے
لے کے ڈالر سوئے کفرستاں اچھالا ہے مجھے
بے حمیت حاکموں نے بیچ ڈالا ہے مجھے

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ظالموں کے راستے کو اے خدا مسدود کر
قوتِ طاغوت کو اب نیست اور نابود کر
سرخرو ہر صاحبِ ایمان کو معبود کر
یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

آ گئی ہے زندگی کی ناؤ اب منجدھار میں
میں کھلونا بن گئی ہوں دستِ استعمار میں
دیر ہے، اندھیر کب ہے شاہ کے دربار میں
یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

دے ہدایت ظالموں کو یا انہیں برباد کر
بالمقابل کفر کے مظلوم کی امداد کر
عافیہ کو شاد کر آباد کر آزاد کر
یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

مری صدا

کوئی خوشی نہ کچھ مزہ
یہ زندگی ہے یا سزا
کہ آہ و نالہ ہے غذا
مری طلب تری رضا
تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

میں ہوں اسیر بے خطا
مجھے رہائی ہو عطا
یہی ہے میرا مدعا
مجھے ملے کھلی فضا
تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

ہے تنگ مجھ پہ یہ زمیں
اے ازدہامِ مسلمیں
ہے پُرشکن مری جبیں
میں کرب میں ہوں مبتلا
تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

میں گرچہ بے قصور ہوں
نشانۂ شرور ہوں
غموں سے چور چور ہوں
مجھے سکون ہو عطا

تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

کہاں ہیں میرے راہبر
میں پھر رہی ہوں دربدر
جگاؤں کس طرح اثر
ہیں محوِ خواب رہنما

تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

نہ ہمنوا نہ محفلیں
خیال و خواب منزلیں
ہوں سہل ساری مشکلیں
بفیضِ حبِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تڑپ رہا ہے دل مرا
الٰہی سن مری صدا

مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

عزیمت گاہ سے مفرور ہوں میں
حمیت سے بہت ہی دور ہوں میں
غلامی کے نشے میں چور ہوں میں
عدو کے سحر سے مسحور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

تجھے بیچا تو کچھ پایا ہے میں نے
یہ کتنی بار سمجھایا ہے میں نے
نمک آقاؤں کا کھایا ہے میں نے
تری امداد سے معذور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

نہ دیکھ آزادی کا سپنا سہانا
تجھے یہ مشورہ ہے مخلصانہ
قفس کو اب سمجھ لے آشیانہ
تری اصلاح پر مامور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

سوال اب ذہن میں آئے جو فوری
ہیں میرے پاس بھی شاہین و غوری
چلا سکتا نہیں پر ان کو، ''سوری''
وہی قادر ہے بے مقدور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

جہانِ امن میں معروف ہو کر
صفاتِ زہد سے موصوف ہو کر
نماز و ذکر میں مصروف ہو کر
خود اپنی ذات میں محصور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

رسائی تجھ تلک پاؤں تو کیسے
تری نصرت کو میں آؤں تو کیسے
رہائی تجھ کو دلواؤں تو کیسے
کہ خود مظلوم ہوں مقہور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

حقیقت کہہ رہا ہوں، ہو کے نادم
نہیں اس قوم میں اب ابنِ قاسم
نہ اب حجاج سا ہے کوئی عاصم
جبھی مفتوح ہوں مجرور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

اثرؔ میں ہوں برائے نام زندہ
بنا ہوں امنِ عالم کا پرندہ
ہے میری تاک میں خونی درندہ
کہاں آزاد ہوں محصور ہوں میں
مری بہنا بہت مجبور ہوں میں

فریادِ عافیہ

دنیا میں ظاہراً تو ہے برباد عافیہ
عقبیٰ میں جا کے ہو گی بہت شاد عافیہ
ہونے کے انتظار میں آزاد عافیہ

کرتی ہے اپنے بھائی سے فریاد عافیہ

ناکردہ گناہوں کی ملی ہے سزا اُسے
کوئی نہیں جو جا کے کرائے رہا اسے
سہتی ہے داداگیر کی بے دادِ عافیہ

کرتی ہے اپنے بھائی سے فریاد عافیہ

کیا تاحیات ہی اسے رہنا ہے قید میں
سترہ کروڑ عوام کی بہنا ہے قید میں
شاید نہیں ہے قابلِ امداد عافیہ

کرتی ہے اپنے بھائی سے فریاد عافیہ

کیونکر نہ انتقام کی لو میں جلے کوئی
روندے جو ایک پھول کو پاؤں تلے کوئی
تھک کر گرے گا وقت کا شداد عافیہ

کرتی ہے اپنے بھائی سے فریاد عافیہ

آئے تو بھائی، جان کو خطرے میں ڈال کر
لے جائے قید سے جو بہن کو نکال کر
مدت سے ڈھونڈتی ہے وہ فرہاد عافیہ

کرتی ہے اپنے بھائی سے فریاد عافیہ

الماس

نہیں بندھتی نظر آتی کوئی آس
فضائے دل پہ چھائے بادلِ یاس
جو کر دوں دردِ دل کو منتقل میں
نہیں برداشت کر پائے گا قرطاس
نہ ہو ناقدری و ظلم و ستم کیوں
کہ قبضے میں لوہاروں کے ہے الماس۔۔۔
ہیں سب ہی باس کی بستی کے باسی
نہیں آتی حمیت کی کہیں باس
بھریں جیبیں مجاہد بیچ کر اور
کریں "اے سی" میں بیٹھے بیٹھے بکواس
کسی کو دوش دیں تو کس طرح دیں
نہیں بھیا کو جب بہنا کا احساس

کوئی حجاج بن یوسف نہیں اب
جو بھیجے ابنِ قاسم کو ترے پاس
نہیں غیور کوئی معتصم سا
جو رکھے زنِ فریادی کا اب پاس
نہیں باقی توقع اب کسی سے
عوام الناس ہو یا حلقۂ خاص
وہ اتنا ظلم کیوں ڈھاتا ہے آخر
نہیں یہ چودراہٹ کیا اسے راس
بپھر جائے اگر طوفانِ مسلم
اتر جائے عدو کے سر سے خناس
رہائی عافیہ صدیقی پائے
کہ گزریں عافیت سے اس کے انفاس

باب المزاح

یہی اک عیب نمبر وَن ہے مجھ میں
زیادہ بولنے کا فن ہے مجھ میں

CamScanner

عیب نمبر وَن

یہی اک عیب نمبر وَن ہے مجھ میں
زیادہ بولنے کا فن ہے مجھ میں
نہیں گر حسنِ ظن تو کیا برائی
خدا کا شکر حسنِ زن ہے مجھ میں
میں کیونکر رزمگاہوں کی ہوں محتاج
کہ برپا ہر نفَس اک رن ہے مجھ میں
پکڑ لے جس طرح ماچس کو ایندھن
بھڑکتی آگ یوں فوراً ہے مجھ میں
ہے میرا شغل کیوں ہر اک کو ڈسنا
چُھپی شاید کوئی ناگن ہے مجھ میں
بظاہر تو نیا ماڈل ہوں لیکن
پرانی کار کا انجن ہے مجھ میں
نیا جوڑا نئے زیور کا ہے شوق
وگرنہ کون سا فیشن ہے مجھ میں
یہ میرا بخل دیتا ہے گواہی
کہیں مخفی کوئی میمن ہے مجھ میں

میک اپ

رخ سے میک اپ جو ہٹایا تو برا مان گئے
''آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے''

آئی ڈی کارڈ بنانے کا کہا خوش ہو کر
عمر کا ذکر جب آیا تو برا مان گئے

ان کی جرأت کی کہانی پہ پھرا یوں پانی
چھپکلی سے جو ڈرایا تو برا مان گئے

ہم نے برتن نہیں دھوئے تو سنائی باتیں
ہم نے کھانا نہ پکایا تو برا مان گئے

ریل میں برتھ کے بارے میں سوالات کیے
ڈیٹ آف برتھ بتایا تو برا مان گئے

جیولری بکس جو کھویا تو نہیں بگڑے وہ
بیوٹی بکس چھپایا تو برا مان گئے

جب کہا آپ بزرگوں کا ہمارے سر پر
سدا قائم رہے سایہ تو برا مان گئے

CS CamScanner

تمہاری آنکھیں

گرچہ تھوڑی سی کٹاری ہیں تمہاری آنکھیں
لوگ کہتے ہیں کہ پیاری ہیں تمہاری آنکھیں

ایسی آنکھیں تو کسی اور کی ہوتی بھی نہیں
بالیقیں صرف تمہاری ہیں تمہاری آنکھیں

دیکھنے والے دیا کرتے ہیں پیغامِ نکاح
ایسا لگتا ہے کنواری ہیں تمہاری آنکھیں

لوگ سمجھے کہ انہیں دیکھ رہے ہو تم آج
متلاشی تو ہماری ہیں تمہاری آنکھیں

خود کہو پھانسنا کس کو ہے تمہارا مقصود
کن پرندوں کی شکاری ہیں تمہاری آنکھیں

بیل ہی بار اٹھائے تو اٹھائے کوئی
بھینس کی مثل جو بھاری ہیں تمہاری آنکھیں

تم نے چشمے میں مقیّد تو کیا ہے، ہم نے
دل کے عینک میں اتاری ہیں تمہاری آنکھیں

شوقِ شہوات کی عادی ہے بصارت تو اثر
ذوقِ بینائی سے عاری ہیں تمہاری آنکھیں

پائے کے پائے

دہلی والوں نے جو بنائے ہیں
کس قدر پائے کے وہ پائے ہیں

ذائقے دار اس قدر پائے
بعد مدت کے ہم نے کھائے ہیں

دل اچھلنے لگا مرا بلیوں
جب نلے برتنوں میں آئے ہیں

پھر نہ گلنے کا ہو گلہ کیونکر
پائے جب رات بھر گلائے ہیں

کھانا کھانے کے بعد میری توند
دیکھ کر لوگ مسکرائے ہیں

ادرک و مرچ لیمو اور دھنیہ
کس سلیقے سے سب سجائے ہیں

پانی جاری ہے ناک سے بھی اور
اشک آنکھوں نے بھی بہائے ہیں

پائے کی اس قدر پذیرائی
گائے نے سکھ کے گیت گائے ہیں

مرچ بریانی

کی گئی رات خوب مہمانی
مرچ کی جس میں تھی فراوانی

کھائی جس وقت مرچ بریانی
کھاتے ہی یاد آ گئی نانی

بھول کیا ہو گئی تھی نسوانی
یاد مَردوں کو آ گئی نانی

ہر نوالے پہ کرتے تھے سُو سُو
ہر نوالے پہ پیتے تھے پانی

مرچ بریانی تھی کہ تھا سیلاب
آنکھ سے اشک ناک سے پانی

CS CamScanner

پیٹ پانی سے بھر گیا سب کا
کھانا پورا ہوا باآسانی

سب یہی سوچتے تھے اک گھر میں
مرچ کی اس قدر فراوانی

ہم نے بھی چند لقمے چکھ ڈالے
دے کے تیزابیت کی قربانی

تن بدن میں لگا گئی آتش
مرچ مرچنٹ کی یہ من مانی

یا تو اپریل فول کھیلا گیا
یا تو پھر کی گئی ہے شیطانی

بہاری کباب

کھلائے گئے رات ہم کو جناب
بہاری کباب اور قیمہ کباب

بہاری، جو آری سے کٹتا نہیں
مگر ذائقہ اس کا تھا لاجواب

کبابوں سے رُکتے بھی کیوں ہاتھ جب
کبابوں کے کھانے سے آئے شباب

وہاں جونپوری کو پوری ملی
وہیں ساتھ حلوہ بھی تھا لاجواب

تناول تھا مقصود و مرغوب جب
تو کیوں نوش کرتے بلاوجہ آب

مگر کولڈ کرتے رہے ہم ڈرنک
نہ ہو جائے پھر ہاضمہ ہی خراب

تمام آئیٹم کا کیا حق ادا
ہوئے مستفید ان سے بالاستعیاب

جو خوش ذوق رکھتے ہیں کھانے کا شوق
نہیں ایسے موقعے پہ کرتے حجاب

تھا اظہر مِنَ الشّمس ان کا خلوص
کمال ان کی دعوت کا تھا یہ جناب

اٹھے کھا کے ہم تو یہ عقدہ کھلا
کہ ہم کھا گئے بے حد و بے حساب

ہوا سیر جب بطن تو آخرش
کیا بحرِ سعدیؔ میں ہم نے خطاب

اثر بہرِ پکوانِ قیمہ کباب
"یکے از ہزاراں شود انتخاب"

اکبر الٰہ آبادی مرحوم کے شعر پر تضمین

چار دیواری میں تھی محبوس بے پردہ نہ تھی
جب بچاری آشنائے رونقِ دنیا نہ تھی
اب حقیقت ہے مگر پہلے فقط افسانہ تھی
رشکِ گلشن ہوگئی ہے جو کبھی ویرانہ تھی
''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

مرد کے شانہ بہ شانہ دوبدو چلتی ہے وہ
مونگ خود ہزبینڈ کے سینے پہ اب دلتی ہے وہ
عہدِ نو ہے، ہر نئے سانچے میں اب ڈھلتی ہے وہ
کالج و اسکول میں آفس میں اب پلتی ہے وہ
''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

رات بھر پڑھتی ہے وہ بیداریاں کرتی ہے وہ
صبح کو کالج کی بھی تیاریاں کرتی ہے وہ
دن کو اپنے دوست سے گلکاریاں کرتی ہے وہ
شام کو اسٹیج پر فنکاریاں کرتی ہے وہ
''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

CamScanner

مغربیت کا نشہ سر سے اترتا بھی نہیں
مشرقیت کا کوئی اب پاس رکھتا بھی نہیں
کھڑکی دروازوں میں اب باریک پردہ بھی نہیں
پہلے برقع تھا مکمل اب دوپٹہ بھی نہیں
”حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی“
پہلے ناکارہ تھی لیکن وہ بڑی قابل ہے اب
پہلے گھر کی آبرو تھی رونقِ محفل ہے اب
من چلوں کے حلقۂ احباب میں شامل ہے اب
اس کا پردے میں چھپے رہنا بہت مشکل ہے اب
”حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی“
باپ سے بھائی سے ماں سے کب بھلا ڈرتی ہے وہ
بے محابا کوچہ و بازار میں پھرتی ہے وہ
بنتِ حوّا تو کسی رخ سے نہیں لگتی ہے وہ
اس زمانے کی ترقی یافتہ لڑکی ہے وہ
”حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی“

CS CamScanner

جب فلیٹوں سے نکل کر زلف لہراتی ہے وہ
نوجوانوں کیا، ضعیفوں تک کو بہکاتی ہے وہ
حسن کے کرتب سرِ بازار دکھلاتی ہے وہ
عشق کی منڈی میں ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہے وہ
''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''
بدنظر خوش ہورہے ہیں یہ تماشا دیکھ کر
آشیانہ عفتِ مریم کا جلتا دیکھ کر
حرمتِ مسلم متاعِ دیں کو لٹتا دیکھ کر
رو دیئے ہم شرم وغیرت کا جنازہ دیکھ کر
''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

CS CamScanner

بابِ ماہِ صیام

ایثار کا جذبہ

نظامِ وقت کچھ ایسا ہو رمضان المبارک میں
نہیں ضائع کوئی لمحہ ہو رمضان المبارک میں

رمضان المبارک کو ہے نسبت خاص قرآں سے
تلاوت روز اک پارہ ہو رمضان المبارک میں

نوافل کا ثواب اس ماہ میں مثلِ فرائض ہے
نہ کیوں پھر فرض ستّر کا ہو رمضان المبارک میں

سحر افطار اپنے وقت پر ہوتے ہیں روزانہ
تو کیوں اذکار کا ناغہ ہو رمضان المبارک میں

ہیں جب سرکش شیاطیں قید، اٹھائیں فائدہ اس کا
سو اپنے نفس پر حملہ ہو رمضان المبارک میں

تراویح و صلاۃ الوتر پڑھ کے سوئیں اول شب
کہ آخر شب میں پھر اٹھنا ہو رمضان المبارک میں

تو بعد از عید بھی صورت نہ دیکھے کوئی نامحرم
کہ نامحرم سے جب پردہ ہو رمضان المبارک میں

جب آئے عشرۂ آخر تو کیجے اعتکاف اس کا
کہ راضی آپ سے مولیٰ ہو رمضان المبارک میں

غریبوں بے کسوں کی کیجئے حاجت روائی اب
اثرؔ ایثار کا جذبہ ہو رمضان المبارک میں

آخری عشرہ

عبادتوں سے منور ہے آخری عشرہ
کہ رحمتوں کا سمندر ہے آخری عشرہ

جسے بھی دیکھو رکوع و سجود میں مشغول
عجیب کیف کا منظر ہے آخری عشرہ

اسی میں کوندے شبِ قدر کی تجلی بھی
خدا کے نور کا مظہر ہے آخری عشرہ

نہیں گناہ کی آلودگی کا نام و نشاں
کہ طاعتوں سے معطر ہے آخری عشرہ

جو تشنہ لب ہیں وہ سیراب ہوتے جاتے ہیں
کہ حوضِ ساقئ کوثر ہے آخری عشرہ

لٹا دوں جان بھی تو حق ادا نہ کر پاؤں
زہے نصیب میسر ہے آخری عشرہ

تمام سال کے ایام ایک سمت مگر
تمام سال سے بڑھ کر ہے آخری عشرہ

اعتکاف

آخری عشرے کا کر لیں اعتکاف
رب سے کروائیں خطاؤں کو معاف

بارشِ اشکِ ندامت ہو تو پھر
معصیت کی گندگی ہو جائے صاف

صدقِ دل سے اس سے توبہ کیجئے
ہو چکا جو کچھ شریعت کے خلاف

گر معافی چاہیے خلاق کی
آپ بھی مخلوق کو کیجے معاف

دیکھئے ہو جائیے شیر و شکر
کیجئے اب ختم سارے اختلاف

جب تھا رمضاں میں شریعت پر عمل
بعدِ عید الفطر کیوں ہو انحراف

گر گرے ہم آستانِ غیر پر
بالیقیں گر جائے گا اپنا گراف

جنت الفردوس بن جائے مکاں
دفترِ عصیاں اگر ہو جائے صاف

روزے کے اصول

اب بنا لیں اصول روزے میں
ہوں نہ باتیں فضول روزے میں
سخت کیونکر ہوں خار کی مانند
نرم ہوں مثلِ پھول روزے میں
گرمیوں میں دماغ گرم نہ ہو
رکھیں مائنڈ کول روزے میں
گفتگو مختصر کریں آپا
دیں نہ باتوں کو طول روزے میں
پیٹھ پیچھے برائی اف توبہ
کیجے ایسی نہ بھول روزے میں
کس قدر سہل کتنا آساں ہے
نیکیوں کا حصول روزے میں
دل کو آلودۂ گناہ کرے
ٹی وی و نیٹ کی دھول روزے میں
طعن و تشنیع کا جواب نہ دیں
کر لیں سب کچھ قبول روزے میں
اہلِ ایمان شادماں ہیں اثر
ہیں شیاطیں ملول روزے میں

CS CamScanner

ماہِ صیام

بچائے برائی سے ماہِ صیام
لگائے بھلائی پہ راہِ صیام

گیارہ مہینے کھڑے با ادب
کہ تشریف فرما ہیں شاہِ صیام

ہر اک صائم و صائمہ کی دعا
کہ پڑ جائے ہم پر نگاہِ صیام

شیاطینِ سرکش ہوئے قید سب
کہ جلوہ نما ہے سپاہِ صیام

نہ کیوں روح ان کی منور رہے
کہ جو دل میں رکھتے ہیں چاہِ صیام

نہ رہ جائے غفلت کی وادی میں تو
ہے مومن کو یہ انتباہِ صیام

وہی عید جس کے ہیں سب منتظر
قدم رنجہ ہو گی براہِ صیام

اثرؔ اس پہ قربان ایامِ عام
شبِ قدر ہے سربراہِ صیام

خُلقِ احسن

بہارِ صوم میں غیبت نہ کرنا
کہ نیک اعمال کو غارت نہ کرنا

جہاں بدگوئی مومن ہو موضوع
تو ایسی بزم میں شرکت نہ کرنا

فقط طاعات میں ہمت دکھانا
معاصی کی کبھی جرأت نہ کرنا

رمضان المبارک کا تقاضا
کہ ضائع کوئی بھی ساعت نہ کرنا

نہ بننا ناقلِ جنسِ مخالف
کہ خود کو موردِ لعنت نہ کرنا

بنانا خلقِ احسن کو وطیرہ
سو بدخلقی کسی صورت نہ کرنا

کہ پچھتانا پڑے مشغول ہو کر
اثرؔ ناقدریِ فرصت نہ کرنا

قدرِ شبِ قدر

مستحقِ قدر ہے شب قدر کی
قدر فرما لیجئے اب قدر کی

اِنَّا اَنزلنا کی سورۃ ہے گواہ
شان کرتا ہے بیاں رب قدر کی

غرقِ بحرِ غفلت و عصیاں رہے
ہم نے رمضاں کی بھلا کب قدر کی

حق ادا تو کر نہیں سکتے مگر
قدر کر لیں کچھ تو ہم شب قدر کی

قدردانِ قادرِ مطلق ہوں کیا
قدر کر سکتے نہیں جب قدر کی

دل ادب سے ہوتا ہے اس پر نثار
مدح کرتے ہیں بیاں لب قدر کی

CamScanner

اللہ تعالیٰ ہے نگہبان

رہتا نہیں مانا کہ رمَضان ہمیشہ
اور قید میں رہتا نہیں شیطان ہمیشہ

لیکن ہے یہ تحصیلِ ولایت کا طریقہ
پڑھتی رہیں پابندی سے قرآن ہمیشہ

طاعات اِدھر اور اُدھر صدقہ و خیرات
یوں جمع کریں عقبیٰ کا سامان ہمیشہ

کیوں خوف ہے جن بھوت کا سائے کا بھلا جب
اللہ تعالیٰ ہے نگہبان ہمیشہ

مطلوب ہے تم کو جو رضا مندیِ مولیٰ
شوہر کی رہو تابعِ فرمان ہمیشہ

کرتی ہیں جو خاوند کو بدخُلقی سے نالاں
وہ بیبیاں رہتی ہیں پریشان ہمیشہ

کس طرح وہ خاوند کو بیوی سے لڑائے
رہتا ہے اسی تاک میں شیطان ہمیشہ

جو غصے میں کر لیتے ہیں برباد گھرانہ
وہ بعد میں ہوتے ہیں پشیمان ہمیشہ

گو کھانے پکانے میں تو ماہر ہیں خواتین
رہتی ہیں مگر دین سے انجان ہمیشہ

عاقل بڑی طاقت سے نہیں لیتا ہے ٹکر
کرتے ہیں معاصی جبھی نادان ہمیشہ

کچھ دیر کرو صبر بدل جائے گا موسم
رہتا نہیں خواہش کا یہ طوفان ہمیشہ

پھر آمدِ مہمان سے کیونکر ہو ہراساں
جب رحمتِ رحمٰن ہے مہمان ہمیشہ

جو مہرباں مخلوق پہ ہوتا ہے تو اُس کا
کیوں حامی و ناصر نہ ہو رحمان ہمیشہ

غفلت سے اثر زنگ ہی لگ جائے نہ دل پر
تم ذکر سے تازہ کرو ایمان ہمیشہ

شکر کرنا چاہیے

عید کی خوشیوں پہ کچھ یوں شکر کرنا چاہیے
تشنہ لب، فاقہ زدوں کا پیٹ بھرنا چاہیے

زینتِ اجسامِ ظاہر پر نہیں موقوف حُسن
سنتوں کے آئینے میں اب سنورنا چاہیے

اہلِ باطل کی ملامت کا نہیں ہو خوف کچھ
اہلِ حق کو قادرِ مطلق سے ڈرنا چاہیے

پل صراطِ اُخروی سے سہل ہو جائے مُرور
شاہراہِ زندگی سے یوں گزرنا چاہیے

جاں کسی انجان کو دینا خرد مندی نہیں
جان جس نے دی اسی مولیٰ پہ مرنا چاہیے

کام لینا لازمی ہے قوتِ برداشت سے
کیوں کسی کمزور پر آخر بپھرنا چاہیے

کر گئے قائم ہمارے آپ کے اسلاف جو
ہم کو اس معیار پر پورا اترنا چاہیے

بے وفا ہرجائی کی تہمت نہ لگ جائے اثرؔ
اس لیے ہر کھیت میں ہرگز نہ چرنا چاہیے

CamScanner

عید کے موضوع پر متفرق اشعار

فکرِ قبر و حشر بھی ہے ناگزیر
عید کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ

☆

ہم سے جس دن کوئی گناہ نہ ہو
ہم اسی دن کو عید کہتے ہیں

☆

نہیں ہیں عید منانے کے مستحق وہ لوگ
مہِ صیام کا جو حق ادا نہیں کرتے

☆

عید کی خوشیوں میں شامل کیجئے اسلاف کو
تحفۂ ذکر و نوافِل بھیجئے اسلاف کو

☆

بت انا کا توڑ دیجے عید ہے
قطع رحمی چھوڑ دیجے عید ہے
کعبۂ دل توڑنا اچھا نہیں
اب دلوں کو جوڑ دیجے عید ہے

الحجاز کراچی

0314 2139797

MILLAT™
Quality Plastic Products
CALABOND WD 10
Hilal
Banaspati
PARUS PLASTIC (Pvt) Limited.
E-mail: trade.enq@parusplastic.com | Website: www.parusplastic.com
Customer Feedback: cus.feedback@parusplastic.com
MANUFACTURER OF
• Kitchen Ware
• Bathroom Ware
• House Hold
• Food & Other Packagings

CamScanner